ہلالِ رمضان

اے ہلالِ ماہِ رمضاں عظمتِ دیں کے نشاں
اے سراپا فضلِ حق اے رحمتِ ربِّ جہاں
خیر و برکت کا لئے پیغام تو آیا ہے آج
مردِ مسلم کے لئے فرمانِ حق لایا ہے آج
تیری عظمت، تیری شوکت، تیری سطوت کا بیاں
لکھ نہیں سکتا قلم اور کہہ نہیں سکتی زباں
تو نویدِ جانفزا ہے حق کے بندوں کے لئے
باعثِ تسکین ہے تو روزہ داروں کیلئے

(حافظ نور محمد انور) ★

بانی
شیخ التفسیر
حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

مدیر مسئول
مولانا عبید اللہ انور
امیر انجمن خدام الدین لاہور

مدیر اعلیٰ
مجاہد الحسینی

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

نجات کا مستحق

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ تُصِيبُ أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ لَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَقَلْبِهِ فَذَالِكَ الَّذِي سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللهِ فَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ فَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ أَحَبَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ بِبَاطِلٍ أَبْغَضَهُ عَلَيْهِ فَذَالِكَ يَنْجُو عَلَى إِبْطَانِهِ كُلِّهِ ٥

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ باب الامر بالمعروف ص۴۳۸)

ترجمہ:۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آخری زمانے میں میری اُمت کے لوگوں کو ان کی حکومتوں کی طرف سے سخت تکلیفیں پہنچیں گی۔ ان حالات میں نجات صرف وہی شخص پا سکے گا جو اللہ کے دین کو سمجھے اور پھر (دین کی روشنی میں) زبان۔ ہاتھ اور دل تمام قوتوں کے ساتھ اس ظالم کے خلاف جدوجہد کرے ہر قسم کی کامیابی اسی شخص کے لئے ہے یا پھر وہ آدمی نجات پا سکتا ہے جو اللہ کے دین کو سمجھے اور استقامت کے ساتھ حق کو حق کہے اور یا پھر وہ شخص نجات پا سکتا ہے جو اللہ کے دین کو پہچانے اور اس پر اسی طرح چپ رہے کہ جب کہیں بھلائی ہوتی دیکھے تو اس پر پسندیدگی کا اظہار کرے اور اگر کہیں برائی ہوتے دیکھے تو اس پر غصّے کا اظہار کرے پس پہلی قسم کا شخص دونوں قسم کے لوگوں کی نسبت نجات کا زیادہ مستحق ہے۔

پسند ناپسند

عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا۔

(رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ باب [illegible] بالمعروف ص۴۳۶)

ظالم کی مدد

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْصُرُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَذَالِكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق ص۴۲۲)

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہر حال میں اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ کسی نے دریافت کیا کہ مظلوم کی مدد تو سمجھ میں آتی ہے لیکن ظالم کی مدد کا کیا مطلب؟ فرمایا ظالم کو ظلم سے روکنا اس کی مدد کرنا ہے

خارج از اسلام

عَنْ أَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيلَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَشَى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ۔ (مشکوٰۃ باب الظلم ص۴۳۶)

ترجمہ:۔ حضرت اوس بن شرجیلؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے سُنا فرماتے تھے کہ جو شخص ظالم کو ظالم سمجھتے ہوئے اس کا ساتھ دے وہ اسلام سے نکل جاتا ہے۔

اللہ کی حفاظت

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذَالِكَ۔

(متفق علیہ مشکوٰۃ باب ثواب ہذہ الامۃ ص۵۸۳)

ترجمہ:۔ حضرت معاویہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ میری اُمّت میں ایک گروہ ہمیشہ ایسے رہے گا جو دین پر قائم رہے گا اس گروہ کا ساتھ چھوڑنے والے اور مخالفت کرنے والے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کا فیصلہ (قیامت) آپہنچے اور وہ دین پر اسی طرح قائم رہیں گے۔

نجات اور ہلاکت کے اسباب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَاءِ وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ باب الغضب والکبر ص۴۳۴)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاکت کا سبب ہیں۔ نجات دلانے والی چیزیں یہ ہیں۔ (۱) خلوت ہو جلوت ہر حال میں اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہنا۔ (۲) غصّے اور رضامندی دونوں حالتوں میں حق بات کہنا۔ (۳) تنگ دستی اور دولت مندی میں اعتدال اختیار کرنا۔ اور ہلاکت کے اسباب یہ ہیں۔ (۱) اپنی خواہشات کی تابعداری (۲) تنگ دلی اور بخیلی۔ (۳) آدمی کا خود پسندی یا خود پرستی میں مبتلا رہنا اور یہ تیسرا سب سے ہلاکت کا سبب ہے

دین کے بھیڑیے

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ۔ (مشکوٰۃ کتاب الرقاق ص۴۴۲)

ترجمہ:۔ حضرت کعب بن مالکؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کے ریوڑ میں اگر دو بھیڑیے گھس جائیں تو وہ اتنی تباہی برپا نہیں کر سکتے جتنی مال اور بڑائی کی حرص آدمی کے دین کے لئے تباہ کن ہے۔ (مرسلہ شرف دین صاحب ملتان)

رمضان المبارک کا احترام

ہر مسلمان کا فرضِ اوّلین ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدام الدین لاہور

۲۵ ر شعبان ۱۳۸۹ھ
۷ ر نومبر ۱۹۶۹ء

جلد ۱۵
شمارہ ۲۶

فون نمبر ۶۷۵۴۵

مندرجات

مدیر مسئول:
مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مدیر اعلیٰ:
مجاہد الحسینی

کیا پاکستان کے مسلمان اسلام کو فراموش کر چکے ہیں؟

اہل اسلام کی حوصلہ شکنی کے نتائج خطرناک ہوں گے

پاکستان کے وزیر قانون جناب کارنیلیس کو گذشتہ شمارہ میں ہم دعوتِ اسلام دے چکے ہیں اور ان کی خدمت میں عرض کر چکے ہیں کہ اگر وہ فی الحقیقت اسلام کو سچا مذہب سمجھتے ہیں اور معاشرے کی تمام برائیوں کا علاج اسلامی نظام کا نفاذ قرار دیتے ہیں تو انہیں مشرف بہ اسلام ہو جانا چاہیئے تاکہ ان کے قول و فعل میں جو تضاد پایا جاتا ہے اس میں وحدت و یگانگت پائی جا سکے۔ اور خداوندِ قدوس جو ہر انسان کے پوشیدہ رازوں سے واقف اور دلوں میں ایک انقلاب پیدا کر دینے والی ذاتِ اقدس ہے کی بارگاہ میں پوری دردمندی اور دلسوزی کے ساتھ یہ التجا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو سچے اسلام پر صحیح عمل کی اور جناب کارنیلیس صاحب کو دین اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب کارنیلیس صاحب جب سے وزارتِ قانون کے عہدہ پر فائز ہوئے ہیں ہمارا خیال تھا کہ پاکستان میں اسلامی نظام رائج کرنے کی علمبردار "جماعتِ اسلامی" بھی اس مسئلہ پر اظہارِ خیال کی زحمت گوارا کرے گی۔ اور اسلام کے صحیح نظریات کی روشنی میں عوام کی رہنمائی کرے گی کہ دین اسلام ایک غیر مسلم کو کلیدی عہدے پر متمکن ہونے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں۔ وہ جماعت تو اپنی مخصوص مصلحتوں کی بناء پر اب تک "منقار زیرِ پر" کا مصداق بن رہی ہے لیکن لاہور کے ایک نئے روزنامہ ندائے ملت نے "وزیر قانون سے توقعات" کے عنوان سے اپنے ایک ادارتی نوٹ میں کہا ہے کہ:-

پاکستان کے سابق چیف جسٹس مسٹر اے، آر کارنیلس کے وزیر قانون بننے کے بعد اسلامی حلقوں میں اس امید و توقع کا اظہار کیا جانے لگا ہے کہ اب اس ملک میں اسلامی قوانین و ضوابط کے نفاذ و ترویج کا یقین افروز آغاز ہو جائے گا یہ بات بظاہر بڑی عجیب بلکہ ستم ظریفی کے ضمن میں آتی ہے کہ ہم ایک غیر مسلم سے اسلامی قوانین و ضوابط کے نفاذ کی امید و توقع کر رہے ہیں لیکن کیا کیا جائے مسٹر جسٹس اے، آر کارنیلیس مسلمانوں سے بڑھ کر اسلامی قوانین و ضوابط کے داعی و علمبردار رہے ہیں۔ پاکستان کی عدالتِ عالیہ کے سربراہ اور اس سے پہلے جج کی حیثیت سے انہوں نے کئی غیر ملکی کانفرنسوں اور اجتماعات میں پاکستان کی نمائندگی کی اور وہ نہ صرف اندرونِ ملک بلکہ ملک سے باہر مؤقر اجتماعات میں جدید معاشرے کی تمام برائیوں کا علاج اسلامی قوانین اور سزا و تعزیر کا اسلامی ضابطہ قرار دیتے رہے ہیں۔ پاکستان کے مسلمان تو اپنے اسلام کو فراموش کر چکے ہیں یا بھولتے جا رہے ہیں۔ بلکہ اب تو ایسا زمانہ آیا ہے کہ اسلام میں مختلف ازموں کے پیوند لگائے جا رہے ہیں۔ لیکن ایک غیر مسلم پر اللہ تعالےٰ کی یہ خاص عنایت ہے کہ وہ نہ صرف اہلِ وطن کو اسلامی قوانین کی اہمیت اور افادیت کا احساس دلاتا رہا ہے بلکہ اور ماہرینِ قانون و مصنفین کے بین الاقوامی اجتماعات میں بھی اسلام کا پرچم بلند کرتا رہا ہے۔

(روزنامہ ندائے ملت ۱۲ ر ستمبر ۱۹۶۹ء)

مذکورہ بالا طویل اقتباس خصوصی توجہ اور غور و فکر کا محتاج ہے ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے ہم پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم غیر مسلموں اور اپنے مسلمان بھائیوں کے طرزِ عمل پر گفتگو کرتے ہوئے اسلامی حدود کا لحاظ رکھیں اور کسی کی مدح سرائی اور چاپلوسی کرتے وقت ایسا انداز اختیار نہ کریں جس سے اہلِ اسلام کی تنقیص اور تذلیل کا پہلو نکلتا ہو، مثلاً مذکورہ اخبار کے خط کشیدہ جملوں کا غور سے مطالعہ فرمائیے اور ایمانداری کے ساتھ بتلائیے۔ کیا واقعی مسٹر کارنیلس مسلمانوں سے بڑھ کر اسلامی قوانین کے داعی و علمبردار رہے ہیں؟ کیا صرف اخباری بیانات اور خصوصی اجتماعات میں خطاب ہی دعوت و علمبرداری کے لئے کافی ہے۔ اس کے مقابلہ میں علماء کرام، دینی جماعتوں اور مسلمان رہنماؤں نے اسلامی قوانین کے نفاذ اور اسلامی نظامِ حیات کی ترویج کے لئے جو مسلسل جدو جہد کی اور قربانیاں دی ہیں ان کی حیثیت کیا ہو گی اور انہیں کس زمرہ میں شمار کیا جائے گا؟

اگر اخبار مذکور کی یہ رائے صحیح ہے کہ پاکستان کے مسلمان تو اسلام کو فراموش کر چکے ہیں تو پھر ایک غیر مسلم وزیر قانون سے وہ کس طرح یہ توقعات وابستہ کر رہے ہیں کہ "اسلام فراموش کردہ" ملک اور ایسی ملت میں اسلامی نظام رائج کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ نیز ایسے ماحول میں وہ کس منہ سے اسلام کا نام لے رہے ہیں؟

عیسائی وزیر قانون کی چاپلوسی اور مدح سرائی کے لئے وہ کوئی دوسرے الفاظ بھی استعمال

(باقی ص۱۲ پر)

مجلسِ ذکر

۱۸ر شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ مطابق ۳۰ر اکتوبر ۱۹۶۹ء

فریضۂ تبلیغ

ازحضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم

مرتبہ: محمد عثمان غنی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی: اَمَّا بَعْدُ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :-

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ (سورت انعام آیت ۱۶۲)

ترجمہ: کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

مقصدِ تخلیق

سب سے پہلے تو میں آپ حضرات کی توجہ اس بات کی طرف دلایا کرتا ہوں کہ ہم اللہ تعالےٰ کے حقیر و ناچیز بندے ہیں، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی اشرف ترین مخلوقات میں ہمارا شمار ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے کہ یہ ساری کائنات اللہ نے انسان کے لئے پیدا کی۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ق (البقرہ ۲۹) جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے کُل کا کُل انسان کے لئے ہے۔ انسان کی تخلیق کی بھی ایک غرض ہے، وہ اللہ نے قرآن میں فرمائی۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ○ (الذاریات ۵۶) کہ جنات ہوں یا انسان یا فرشتے تینوں مخلوقات صرف عبادت کی غرض کے لئے پیدا کی گئیں۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی زبان سے اور پھر جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ارشاد فرمایا قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ آپؐ ارشاد فرما دیجئے کہ ہماری زندگی اور موت ہماری ساری عبادتیں، ریاضتیں، قربانیاں اور جو کچھ بھی ہے، وہ صرف اللہ رب العلمین کی رضا جوئی کے لئے ہے۔ اسی لئے اللہ والے کہتے ہیں رضائے مولیٰ بر ہمہ اولیٰ، ہر چیز سے بلند و بالا رضاء الٰہی ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کا ارشادِ گرامی

حضرت جنید بغدادیؒ کا اکابر اولیاء میں شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے روحانی تزکیہ اور تصفیہ کی تربیت حاصل کی ان کا ارشاد ہے کہ ایک لاکھ سال بھی اگر کسی کو عمر مل جائے اور وہ ساری زندگی اللہ تعالےٰ کی یاد میں ذکر و شغل میں گذار دے، اگر ایک لمحہ بھی اللہ تعالےٰ کی یاد سے غفلت میں گذار دے تو اس شخص نے فائدہ کم اور نقصان زیادہ اٹھایا۔

رحمتوں کا مہینہ آرہا ہے

اب زمانہ آیا چاہتا ہے رمضان کا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلشَّعْبَانُ شَهْرِیْ وَالرَّمَضَانُ شَهْرُ اللّٰہِ ط یعنی شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے، یعنی اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت و فرمانبرداری میں، آپؐ کی سنت کے طور اگر کوئی روزہ رکھے تو شعبان میں اس کو اتنا ہی اجر ملے گا اور رمضان میں اللہ کے حکم سے روزہ رکھنا ہم پر فرض ہے۔ اس مہینہ میں شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور جنّت کے سارے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ ایک ایک فرض نماز ستّر گنا زیادہ اجر و ثواب کی مستحق بنتی ہے۔ اور بعض اوقات حسن نیّت کی بناء پر اللہ تعالےٰ سات سو گنا تک اجر و ثواب عطا فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن اسی مہینے کی ایک رات میں یکبارگی آسمان پر نازل فرمایا۔ سو یہ اللہ کی رحمتوں کا زمانہ ہے اللہ کی عنایتوں کا زمانہ ہے۔

حجاز میں کوئی بے نماز نہیں ہے

سلطنتِ سعودی عرب میں ہمیں ایک بھی بے نماز نہیں مل سکا۔

سب سے بڑا جہاد

قرآن کی تعلیم یہ ہے۔ قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَ اَهْلِیْکُمْ نَارًا ○ (التحریم ۶) پہلے اپنے آپ کو پھر اپنے گھر والوں کو، اس کے بعد ساری دنیا کے مسلمانوں کو ہدایت کا پیغام سناؤ۔ قرآن میں ارشاد ہے۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (آل عمران ۱۱۰) تم اسی لئے خیر امت کے لقب سے ملقب ہوکر دنیا میں بھجوائے گئے ہو کہ نیکی کو پھیلاتے رہو اور برائی کو مٹاتے رہو۔ یعنی یہ ہمارا فرض ہے، نیکی کو پھیلائیں، بدی کو مٹائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ قابل قدر ارشاد تو یہ ہے ___ کہ کَلِمَةُ الْحَقِّ عِنْدَ السُّلْطَانِ جَائِرٍ اَفْضَلُ الْجِهَادِ ط کہ حق بات ظالم ترین بادشاہ کے سامنے کہنا سب سے بڑا جہاد ہے۔

ہر مسلمان مبلّغ ہے

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ ط میں صرف لوگوں کو اخلاق سکھانے کے لئے آیا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے چلے گئے، آپؐ کا فریضہ مسلمانوں کے ذمّے بعینہٖ منتقل ہو گیا جتنا آپ کے ذمے تھا اتنا ہی ہمارے ذمّے یہ فرض ہے کہ دین پھیلانے کے لئے کوشش کرتے رہیں۔ اب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فریضہ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِکَ، دوسروں تک قرآن پہنچانا، اپنے اصلی الفاظ میں، پھر وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ، اس کا معنیٰ مفہوم لوگوں کو بتانا، اُس کے بعد

(باقی صـ۱۷ پر)

خطبہ جمعہ

۱۹؍ شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ مطابق ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۶۹ء

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو دُنیا میں پائدار اور حقیقی امن کا ضامن ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ

الحمد للہ وکفٰی وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی : امّا بعد : فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

بزرگانِ محترم! ہر کام کے لئے اللہ نے علیٰحدہ علیٰحدہ صلاحیتوں کے لوگ پیدا کئے ہیں۔ اس لئے تقسیمِ کار کا اصول رائج ہے ورنہ اس کائنات کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ لہٰذا اسلام کی تعبیر و تشریح کے لئے بھی علمائے حق کی رہنمائی ضروری ہے لیکن یہ سارا کام صرف رضائے الٰہی کے لئے ہونا چاہیئے اور آخرت کی کامیابی کو مدِّنظر رکھنا ضروری ہے۔

اسلام کی تبلیغ کے لئے ایک گروہ علمار کا ہے جن کے ذمہ حق کی نشر و اشاعت ہے اور لوگوں کو حق کی تعلیمات سے آگاہ کرنا ہے اور دوسرا گروہ اربابِ اقتدار کا ہے جن کے ذمّہ ان قوانینِ اسلامیہ کو نافذ کرنا ہے۔ دونوں سے اپنے اپنے فرائض کے بارہ میں قیامت کو سوال ہوگا۔ لہٰذا ہر گروہ کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے حق کی خدمت کرنا چاہیئے۔

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو دنیا میں پائدار اور حقیقی امن کا ضامن ہے۔ اس کے بغیر امن کبھی نہیں ہو سکتا۔ آج جاپان میں اس قدر خودکشی کی وارداتیں ہو رہی ہیں کہ حکومت جاپان بھی پریشان ہے۔ لیکن اسلام نے اس کا ایسا سدِّباب کیا ہے کہ اس سے اس کا بالکل قلع قمع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اسلام نے خودکشی کو سنگین جرم قرار دیا ہے اور اس کی سزا ابدی جہنم بتائی ہے۔ بہر حال اسلام پر چل کر ہی اس کائنات کو پُرامن بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن اسلام کی تعبیر بھی وہی معتبر ہو گی جو اسلام جاننے والے لوگ کریں۔ جب کہ وکالت، ڈاکٹری غرضیکہ ہر فن میں اس فن کے ماہرین کے لئے تعلیم اور تجربہ حاصل کئے بغیر پریکٹس کی اجازت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہر مردے ہر کارے۔

اسلام ہی وہ مذہب ہے جس کی وجہ سے یورپ میں تاریکی اور جہالت کا دَور ختم ہُوا۔ اور علم کی روشنی وہاں پہنچی۔ اگر مسلمان یہ احسان نہ کرتے تو آج یورپ اسی طرح تاریکی و جہالت میں ڈوبا رہتا۔ لیکن افسوس جو استاد تھے آج شاگرد بننے پر فخر کرتے ہیں اور اپنے مقام کو کھو بیٹھے ہیں۔ اس کے بنیادی سبب حدود اللہ کو توڑنا اور خواہشات کی پیروی ہے۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے — نیز ہم نے علوم کے منبع یعنی قرآن حکیم کو پسِ پشت ڈال دیا اور اس کی تعلیم سے بالکل عاری و محروم ہیں چنانچہ ہماری دینی جہالت کا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ ہم نمازِ عید سے فارغ ہوئے تو ایک صاحب نے کہا کہ حضرت! آپ کا موذن تکبیر اقامت کہنا بھول گیا ہے یعنی اتنا علم نہیں کہ عید کی نماز کے لئے تکبیر اقامت ہے یا نہیں۔

آگے رمضان شریف آ رہا ہے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں خالق کائنات نے قرآن حکیم نازل کیا اور پورے تیئیس برس میں اس کی تکمیل کی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم چونکہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ اس لئے آپ کی شریعت میں جو احکام ملے وہ آسان اور نرم ہیں۔ چنانچہ نمازیں پہلے پچاس تھیں پھر تخفیف ہوئی اور پانچ رہ گئیں لیکن افسوس ان فرائض پنجگانہ کی ادائیگی میں بھی مسلمان کوتاہی برتتے ہیں ——

نماز ایک ایسا فرض ہے جس کی اسلام میں بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے کہ :-

وانها لكبيرة الا على الخاشعين۔

نماز بوجھ محسوس ہوتی ہے۔ لیکن خشوع خضوع کرنے والے حضرات اسے بوجھ نہیں سمجھتے بلکہ اسے ادا کرنے پر انہیں خوشی محسوس ہوتی ہے اور نماز سے ان کی طبیعت کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور وہ سرور و طمانیت پاتے ہیں۔ اسی طرح کی دیگر نیکیاں انسان کے لئے باعثِ فرحت و انبساط ہیں۔ نیز بتایا گیا ہے کہ صرف دوسرے کو حکم دینا کافی نہیں بلکہ خود اعمالِ صالحہ کرنے چاہئیں تاکہ وعظ و نصیحت میں اثر پیدا ہو۔ ورنہ محض تبلیغ اثر نہیں کرتی جب کہ مبلّغ ان اوصاف سے متصف نہ ہو جن کا وہ پرچار کر رہا ہے۔

اللہ تعالےٰ پاک چیزوں کو پسند فرماتے ہیں اور فرشتے اور صالحین بھی اسی وجہ سے پاکیزہ چیزوں سے محبّت رکھتے ہیں اور بدبودار چیزوں سے نفرت کرتے ہیں چنانچہ اسی وجہ سے لہسن وغیرہ کھا کر مسجد میں داخل ہونے سے منع کیا گیا ہے۔

اللہ تعالےٰ سب مسلمانوں کو اپنے احکامات کی پیروی کرنے کی توفیق بخشے۔

مراسلات

کیا آپ پسند کریں گے ؟

کہ آپ کے بنگلہ یا دفتر کے سامنے کوئی زندہ دل لاؤڈ سپیکر پر زور زور سے قاری عبدالصمد باسط مصری کے تلاوتِ قرآنِ پاک کے ریکارڈ لگاکر آپ کے کام اور آرام میں خلل اندازی اور بے وقت سمع خراشی کا مرتکب ہو؟ یا کسی بدنصیب کی والدہ طویل علالت کے بعد داعیٔ اجل کو لبیک کہہ رہی ہو اور چند لمحوں کی مہمان مریضہ کے گرد لواحقین آخری دیدار سے غمگین۔ حسنِ خاتمہ کے منتظر ہوں۔ بعض تلاوتِ قرآنِ پاک سورۂ یٰسین کلمہ طیبہ وغیرہ ذکر اذکار میں مصروف ہوں۔ اچانک کسی قریبی ہمسائے کی بیٹی یا بیٹے کی شادی کی خوشی میں مقامی حکام سے اجازت نامہ لے کر لاؤڈ سپیکر پر بے ہنگم ریکارڈنگ کا شور و غل برپا کردیا جائے اور ان غم نصیبوں کے دکھ درد اور غصّہ کا منہ چڑایا جائے۔

یقین جانیئے !

ملک کے طول و عرض میں روزانہ بیاہ شادی اور خوشی کی تقریبات میں قرب و جوار کے مریضوں، طالب علموں، دن بھر کے تھکے ماندے مزدور اور محنت کشوں کو رات کے بارہ ایک بجے تک ریکارڈنگ سے ستانے والوں کی کمی، نہیں ہے۔ راگ و رنگ کے طاؤس نوازوں کی خلافِ اسلام حرکات اور دھاندلیوں سے عوام کے دل سخت رنجیدہ دکھی اور مجروح ہیں۔ پاک سر زمین میں شیطانی ٹولہ کی ان ناپاک سرگرمیوں اور اشتعال انگیز بدکرداریوں کی روک تھام کے لیے اربابِ حکومت بروقت مؤثر اقدام فرماکر دکھی دلوں کی دعائیں لیں۔

● بلدیہ ملتان اجلاسِ عام منعقدہ مورخہ ۶۷/۷/۳۱ کو ریزولیشن ۲۶ کے تحت حدود بلدیہ کے اندر لاؤڈ سپیکر پر ریکارڈنگ ممنوع قرار دے چکی ہے۔ اس کے باوجود بعض بی ڈی ممبر، چیئرمین یونین کمیٹی یا دوسرے متعلقہ افراد لاؤڈ سپیکر کے اجازت نامے جاری کرکے احترامِ قانون کو مجروح و پامال کر رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ قانون کے وقار کو بحال کرنے کے لیے خلاف ورزی کرنے والوں کو عبرت ناک سزا دی جائے۔

بصورتِ دیگر خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔ اور قدرت کا انتقام سخت ہوگا۔ قانونِ قدرت سے انحراف کرنے والا کبھی سزا سے بچ نہیں سکتا۔

فرمانِ باری تعالیٰ

● جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے دولتمندوں کو کوئی حکم دیتے ہیں۔ پھر وہ وہاں نافرمانی کرتے ہیں۔ تب ان پر حجت تمام ہوجاتی ہے اور ہم اسے برباد کر دیتے ہیں۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۹)

● بے شک جو لوگ ایمانداروں میں بدکاری پھیلانا چاہتے ہیں۔ ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(سورۃ النور آیت ۱۹)

● اور پھر اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جسے اس کے رب کی آیات سے سمجھایا جائے پھر وہ ان سے منہ موڑے ہمیں تو گنہگاروں سے بدلہ لینا ہی ہے۔

(سورہ السجدہ آیت ۲۲)

آخر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل کیا جاتا ہے۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُغَنِّیَ وَالْمُغَنّٰی لَہٗ ۔ (بیہقی)

ترجمہ جو آدمی گانے بجانے کا کام کرے اور وہ جو اپنے گھر میں گانے بجانے کا اہتمام کرے۔ ان دونوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے۔ اور فرمایا۔ میری امّت میں بعض لوگ زمین میں غرق ہوں گے اور ان کی صورتیں مسخ ہونگی یہ عذاب تب ہوں گے۔ جب گانے والی عورتیں، آلاتِ موسیقی، باجہ وغیرہ کا دور دورہ ہوگا۔

نیز یہ بھی فرمایا۔ گانے اور باجوں سے بچو۔ میرے رب نے مجھے ہاتھ اور منہ سے بجائے جانے والے ہرقسم کے باجوں کے مٹادینے کا حکم دیا ہے۔ (خاموش مبلّغ)

تعمیرِ مسجد کا مسئلہ

ہم شہر روہڑی کے عوام اور جماعت جامع مسجد روہڑی عرض پرواز ہیں کہ شہر روہڑی کی پُرانی جامع مسجد دورِ مغلیہ کی ایک یادگار مسجد ہے اور نہایت خستہ حالت میں ہے۔ امکان ہے کہ کہیں گر نہ جائے اور نمازی دب کر نہ مرجائیں

تقریبًا سات سال مسجدِ ہذا محکمہ اوقاف کے قبضہ میں رہی ہے اور اب واگزار کردی گئی ہے۔ مسجدِ ہذا کی تعمیر و مرمت کے لیے ہم کافی عرصے سے چیختے چلّاتے آرہے ہیں۔

لہٰذا ہماری التجا ہے کہ مسجد ٹیکس حکومت وصول کرتی رہتی ہے اور خیرپور ڈویژن میں بھی تقریبًا تیس لاکھ روپیہ، حکومت جمع کرچکی ہے۔ اسی ٹیکس میں سے اسی مسجد کے لیے حکومت ایک لاکھ دس ہزار روپیہ منظور بھی کرچکی ہے مگر تا ہنوز مسجد کے بننے کا کوئی بھی امکان نہیں ہے۔

امید ہے کہ حکومتِ عالیہ خدا کے گھر بنوانے میں جلد اقدام کرے گی اور اسلامی حکومت ہونے کا ثبوت مہیّا کرے گی۔

(دستخط اہالیان روہڑی)

حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدظلہٗ کیلئے

دعائے صحت

مخدوم العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدظلہٗ مہتمم مدرسہ خیرالمدارس ملتان شہر ایک عرصہ سے مریض ہیں گذشتہ ماہ دردِ گردہ کے باعث سخت تکلیف رہی، پھر اپریشن ہوا اور ہسپتال میں زیرِ علاج رہے۔ کچھ دنوں سے تکلیف بڑھ گئی ہے۔ قارئین خدام الدین اور حضرت لاہوریؒ کے متوسلین اور بزرگانِ دین کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدظلہٗ العالی کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائے صحت کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اور تمام مریضوں کو جلد شفاءِ کاملہ عطا فرمائے۔

ایڈیٹر

چکوال میں

ہفت روزہ خدام الدین کا تازہ پرچہ الحاج حافظ عبدالرحمٰن قاسمی ناظمِ اعلیٰ دارالعلوم حنفیہ چکوال سے حاصل کریں۔

احکامِ رمضان المبارک

ماہ رمضان کی فضیلت و عظمت

رمضان شریف اسلام میں ایک نہایت ہی مقدس اور برگزیدہ مہینہ ہے۔ اس کی سب سے بڑی اور بنیادی عبادت روزہ ہے جو نفس کو مانجھنے اور صاف کرنے میں خاص اثر رکھتا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستّر گنا ہو جاتا ہے۔

رمضان شریف کا خاص مشغلہ تلاوتِ قرآنِ حکیم اور اپنے اوقات کو یادِ خداوندی سے بھرپور رکھنا ہے' روزے میں جھوٹ، غیبت، چغلخوری وغیرہ معاصی روزہ کو کالعدم اور روزہ دار کو قریب بہلاک کر دیتے ہیں جس سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

روزے میں نیّت کی ضرورت

روزے کی نیّت شرط ہے (نیّت کے معنیٰ دل کے ارادہ کے ہیں) اگر روزے کا ارادہ نہیں کیا، اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ ادا نہیں ہوگا۔ رمضان کے روزے کی نیّت نصف دن سے پہلے کرسکتا ہے، بشرطیکہ صبح صادق ہونے کے بعد کچھ کھایا پیا نہ ہو اور کوئی کام جو روزے کا مفسد ہو' نہ کیا ہو۔ اس کے بعد اگر نیّت کرے گا تو معتبر نہ ہوگی۔ زبان سے نیّت کرنی فرض نہیں لیکن بہتر اور مستحب یہ ہے کہ سحر کا کھانا کھا کر اس طرح نیّت کر لیا کرے بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

اگر افطار کے وقت ہی اگلے روزے کی نیّت کر لی تب بھی جائز ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نیّت کے بعد کھانا پینا جائز نہیں' یہ خیال بالکل غلط ہے بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے تک کھانا پینا وغیرہ بلاشبہ درست ہے۔ نیّت کی ہو یا نہ کی ہو۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بھول کر کھانا پینا روزہ کو نہیں توڑتا۔ بلا اختیار حلق میں گرد وغبار' یا مکھی یا مچھّر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، آٹا پیسنے والے اور تمباکو کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا وغیرہ اُڑ کر جاتا ہے، اُس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کان میں پانی چلا جائے یا خود بخود قے آئے یا خواب میں غسل کی حاجت ہو جائے یا قے آ کر خود بخود لوٹ جائے ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا اور کچھ خلل نہیں آتا۔ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں جاتا، خوشبو سونگھنے سے کچھ خلل نہیں آتا۔ بلغم یا تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر قصداً قے کی مگر تھوڑی سی (یعنی منہ بھر سے کم)، تو روزہ نہیں ٹوٹتا، تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا کر نگل گیا، تو اس میں اختلاف ہے۔ اگر روزہ میں کوئی بھول کر کچھ کھا پی رہا ہے اور قوی و تندرست ہے تو اس کو یاد دلا دینا ضروری ہے۔ اگر ضعیف و ناتواں ہے تو نہ یاد دلانا درست ہے۔ اگر خود بخود یا مسواک وغیرہ کرنے سے دانتوں سے خون نکلے لیکن حلق میں نہ جائے تو روزے میں خلل نہیں آتا۔ اگر خواب میں یا صحبت کرنے سے رات کو غسل کی حاجت ہوئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہ کیا تو روزے میں خلل نہیں آتا۔ اگر دن کو سوتے ہوئے غسل کی حاجت ہو گئی تو روزے میں ذرا بھی نقصان نہیں آتا۔ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن دماغ اور معدہ میں اگر براہِ راست کوئی دوا وغیرہ پہنچائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جن چیزوں سے قضا واجب ہوتی ہے

کان میں یا ناک میں دوا ڈالنا، قصداً منہ بھر قے کرنا، منہ بھر قے آئی تھی اس کو نگل جانا، کلّی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جانا یہ سب چیزیں روزے کو توڑنے والی ہیں۔ مگر صرف قضا آئے گی، کفارہ واجب نہیں، کنکر یا لوہے' تانبے وغیرہ کو نگل جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھائی تو اس روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ دن باقی تھا غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ کھول لیا تو صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ جان بوجھ کر بدون بھولنے کے صحبت کرنا، کھانا پینا، روزہ کو توڑتا ہے اور قضا بھی آتی ہے اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے۔ اس کی طاقت نہ ہو تو متواتر ساٹھ روزے رکھنا اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا (مفصّل حال کسی عالم سے دریافت کر لو)

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے اور جن سے مکروہ نہیں ہوتا

بلا ضرورت کسی شے کو چبانا یا نمک وغیرہ کا ذائقہ چکھ کر تھوک دینا مکروہ ہے قصداً منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا مکروہ ہے۔ تمام دن ناپاک رہنا سخت گناہ ہے اور روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ فصد کرانا، پچھنے لگوانا روزہ میں مکروہ ہے، غیبت، بدگوئی، لڑائی جھگڑا روزہ کو مکروہ کر دیتے ہیں اور ثواب بہت کم رہ جاتا ہے۔ مسواک کرنا، سر یا مونچھوں پر تیل لگانا مکروہ نہیں' سرمہ لگانے یا سرمہ لگا کر سو جانے سے روزے میں خلل نہیں آتا، ناواقف لوگ جو مکروہ سمجھتے ہیں بالکل غلط ہے۔ خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں، اگر بیوی کو

اپنے خاوند، نوکر کو اپنے آقا کے غصّہ کا اندیشہ ہو تو کھانے کا نمک چکھ کر تھوک دینا مکروہ نہیں، آنکھ میں دوا ڈالنا مکروہ نہیں۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت

اگر مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو رمضان میں روزہ نہ رکھے تندرستی کے وقت قضا کرے۔ اگر روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض کے زیادہ ہو جانے کا خوف ہے تب بھی روزہ چھوڑ دینا جائز ہے، پھر قضا رکھے، حاملہ کو اگر بچے یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دینا اور پھر قضا کر لینا جائز ہے، اپنے یا غیر کے بچہ کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے ضرر ہو تو قضا کر لینا جائز ہے۔ ہمارے نواح کے چھتیس کوس یعنی اڑتالیس میل (۷۷½ کیلومیٹر) کا سفر یا اس سے زیادہ ہو تو وہ سفر سفرِ شرعی کہلاتا ہے یعنی ایسے سفر میں مسافر کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے، واپس آنے کے بعد قضا کرے، اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے اپنے وطن پہنچ گیا اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ روزہ پورا کرے کیونکہ اب سفر کا عذر باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی شخص کسی تیز سواری یا ریل میں دو تین گھنٹے میں ۷۷½ کیلومیٹر پہنچ جائے گا تو اس کے لئے بھی سفر کی رخصت یعنی نماز کا قصر اور افطار کی اجازت حاصل ہو جائے گی۔ بہت بوڑھا ضعیف جس کو روزہ میں نہایت شدید تکلیف ہوتی ہے، روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر (بوزن انگریزی) یا ایک کیلو ۶۳۳ گرام گندم ایک مسکین کو دے لیکن اگر پھر کبھی طاقت آجائے گی تو قضا رکھنی ضروری ہو گی۔ عورت کو اپنے عذر یعنی حیض کے ایام میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اسی طرح پیدائش کے بعد جتنے دن نفاس کا خون آوے، جب خون بند ہو جائے روزہ رکھنا چاہئے۔ اور رمضان شریف کے بعد ان دنوں کے روزوں کی قضا ضروری ہے جن دنوں میں یہ عذر رہا ہے جن لوگوں کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے ان کو بلاتکلّف سب کے سامنے کھانا پینا نہیں چاہئے بلکہ تعظیم رمضان المبارک لازم ہے۔

روزہ کا توڑنا اور اس کی قضاء

فرضی روزے کو بلا کسی شدید تکلیف اور قوی عذر کے توڑنا جائز نہیں۔ پس اگر ایسا سخت بیمار ہو گیا کہ روزہ نہ توڑے تو جان کا اندیشہ غالب ہے یا بیماری بڑھ جانے کا احتمال قوی ہے، یا ایسی شدید پیاس لگی ہے کہ مر جائے گا تو روزہ توڑ ڈالنا جائز بلکہ واجب ہے۔ اگر کسی عذر سے روزے قضا ہو گئے ہوں تو جب عذر جاتا رہے جلد ادا کر لینے چاہئیں کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں، کیا خبر موت آ جائے اور فرض ذمّہ رہے۔ مثلاً بیمار کو مرض سے صحت پانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے آنے کے بعد جلد ادا کر لینا چاہئے۔ قضاء رکھنے میں اختیار ہے کہ متواتر (یعنی لگاتار) رکھے یا جدا جدا متفرق۔ اگر قضاء رکھنے کا وقت پایا لیکن بغیر ادا کئے مر گیا تو مناسب ہے کہ وارث ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر (ایک کیلو ۶۳۳ گرام) گندم صدقہ کریں۔ اور اگر مال چھوڑ گیا ہے اور روزے کی وصیّت کر گیا ہے تو ادا کرنا لازم اور واجب ہے

سحری کھانے کا بیان اور فضیلت

روزے کے سحری کھانا مسنون ہے اور باعثِ ثواب ہے ۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "سحر کھایا کرو کہ اس میں بڑی برکت ہوتی ہے"۔ یہ ضروری نہیں کہ پیٹ بھر کر کھائے بلکہ ایک دو لقمہ یا چھوارے کا ٹکڑا یا دو چار دانے چبا لے گا تب بھی ثواب پائے گا۔ افضل اور بہتر یہ ہے کہ رات کے آخری حصّہ میں صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے کھا لے اور اگر دیر ہو گئی اور گمان غالب یہ ہے کہ صبح ہو گئی (اور کچھ کھا لیا) تو شام تک رکنا اور پھر قضا رکھنا لازم ہے اور اگر کسی مرغ یا مؤذّن نے صبح صادق سے پہلے اذان دے دی تو سحر کھانے کی ممانعت نہیں جب تک کہ صبح صادق نہ ہو جائے بلاتکلّف کھاؤ پیو۔

افطار

آفتاب غروب ہو جانے کے بعد افطار میں دیر نہ کرنی چاہئے، البتہ جس روز ابر ہو احتیاط کے لئے دیر کرنا بہتر ہے، کھجور یا خرما سے افطار کرنا مسنون اور باعثِ ثواب ہے اور یہ نہ ہوں تو پانی بہتر ہے، آگ کی پکی ہوئی چیز مثلاً روٹی، چاول، شیرینی وغیرہ سے افطار کرنے سے ہرگز کراہت اور نقصان روزہ میں نہیں آتا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ کوئی پھل وغیرہ دوسری چیز ہو اور خرما و کھجور سب سے افضل ہے۔ اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے روزہ افطار کروگے تو تمہارا ثواب ہرگز کم نہ ہوگا اس کو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے ثواب عطا فرمائے گا۔ پھر تم اس کو واپس کر کے کیوں بخیل کہلاتے ہو، البتہ یہ مال حرام یا مشتبہ ہو تو ہرگز قبول نہ کرو۔ یہ حدیث و فقہ سے ثابت ہے۔ اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے کی وجہ سے مغرب کی نماز و جماعت میں غروب کے بعد دس بارہ منٹ کی تاخیر کر دی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں اور افطار کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لینا کافی ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ اور افطار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

تراویح اور وتر

عشاء کے فرض اور سنّت کے بعد بیس رکعت تراویح با جماعت مسنون ہے۔ اگر حافظ بلا معاوضہ پڑھنے والا

(باقی ص۱۲ پر)

بناتِ اسلام

بلغاریہ کی ایک مسلمان خاتون

احمد رجب عبد المجید

"اسلامی تاریخ کے اوراق عقیدہ و ایمان پر ثابت قدمی کی مثالوں سے بھرپور ہیں۔ جوکہ آج بھی ہمیں اسلام کی عظمت اور اِس راہ میں جان و مال لٹانے کے قابلِ قدر جذبات کی یاد دلاتے رہتے ہیں۔ اِس گئے گزرے زمانہ میں بھی ہمیں ایسے واقعات ملتے ہیں جو ہمارے اس یقین کو پختہ کرتے ہیں۔ کہ اس دین کا سفینہ ظلم و جہالت کے سرکش تھپیڑوں کے باوجود ہمیشہ بلند و بالا ہی رہے گا اور راہ میں حائل ہونے والی ہر رکاوٹ کو نیست و نابود کرتا چلا جائے گا۔"

استنبول سے بلغاریہ اور یوگو سلاویہ ہوتی ہوئی مغربی جرمنی جانیوالی تیزرفتار گاڑی اپنا طویل سفر شروع کرنے کے لیے پَر تول رہی تھی۔ اسٹیشن پر الوداع کہنے والوں کا شور و غل کم ہوتا نظر آرہا تھا اور استنبول فضا کی پنہائیوں میں بلند مساجد کے میناروں کے جلو میں آنکھوں سے اوجھل ہورہا تھا۔

میری نظریں کمپارٹمنٹ کے کونے کی سیٹ پر ایستادہ خاموش و پُرسکون بُڑھیا پہ لگی ہوئی تھیں۔ ایک اداس سی خاموشی! بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے نہ جانے کب سے اپنے سینہ کی گہرائیوں میں کوئی راز چھپائے پھر رہی ہے۔ جس کی خاطر اُس نے کتنی ہی راتیں نیم خوابیدہ آنکھوں کے ساتھ گزاری ہوں۔ اس کا چہرہ کسی گہرے غم کی غمازی کررہا تھا جس کی تفصیلات سُننے کے لیے شاید کوئی بھی دِل متحمل نہ ہوسکتا ہو بہرحال خیالات کے ہجوم سے چھٹکارا پانے کے لیے میں نے اپنی نظر باہر کے لہلاتے کھیتوں کی طرف ڈالی۔

آہ ..... یہ وہی زمین ہے .... عدل انصاف حرّیت اور حقانیت سے محرُوم زمیں جسے پچھلی چند صدیوں میں آلِ عثمان نے پہلی دفعہ عدل، انصاف، حرّیت اور حقانیت سے روشناس کرایا تھا۔ اور جس کا اعتراف یورپ کے متعصب ترین محققین نے بھی کیا ہے۔ یہ وُہی علاقہ ہے جہاں حق کے پروانے مشرقی یورپ تک بڑھتے چلے گئے تھے اور جنھوں نے اس وقت اس سرزمین میں حقّ و انصاف کا بول بالا کیا تھا۔ جب کہ مغربی یُورپ ظلم و استبداد کے آہنی شکنجہ میں جکڑا ہوا سسکیاں لے رہا تھا۔

میں چند لمحوں بعد اس بڑھیا کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتا جوکہ اپنے ڈھلکے ہوئے آنسوؤں اور دبی ہوئی آہوں کو روکنے کی ناکام کوشش میں مصروف تھی۔ مغرب کی نماز کا وقت ہو چلا تھا۔ میں نے اپنی سیٹ پر نماز پڑھنا شروع کی۔ جونہی میں نے سلام پھیرا اور بڑھیا نے تیزی سے والہانہ طور پر میرے ہاتھوں اور گھٹنوں کو چومنا شرُوع کردیا اور پھر جھک کر میرے قدموں کو چُومنے لگی۔ میں اس اچانک واقعہ پر دم بخود ہوکر رہ گیا۔ لاشعوری طور پر میں نے اس بڑھیا کو ہاتھ بڑھا کر سیٹ پر بٹھایا۔ اور ابھی میں اس بے جا تصرّف کا سبب معلوم کرنے کے لیے اپنے دماغ کی چولیں ڈھیلی کررہا تھا۔ اُس نے آنسوؤں کے سیلاب کے ساتھ ٹوٹی پھُوٹی، رُکی رُکی آواز میں مجھے مخاطب کرکے کچھ کہنا شرُوع کیا۔ جسے میں ناواقفیتِ زبان کی بناء پر سمجھ نہ سکا لیکن اس کے یہ کلمات "قرآن، عرب اسلام"، مکہ مکہ مجھے حقیقتِ حال سے باخبر رکھنے کے لیے کافی تھے۔ ہمارے ایک ہمسفر ترکی مسافر نے خود بڑھ کر ترجمانی کے فرائض انجام دینا شروع کردیئے (باقی آئندہ)

حضرت زینب رضؓ بنتِ رسُول اللہ ﷺ

منظر گجراتی بی اے

مجھ ایسے بندۂ عاجز کو رضواں کا سلام آیا
ادب سے جب زباں پہ حضرتِ زینبؓ کا نام آیا

مقدس باپ کی سب بیٹیوں کی سیّدہ بیٹی
وفا میں منفرد، علم وخبر میں جیّدہ بیٹی

ابوالعاصؓ ایسا پابندِ محبّت جس کا شوہر تھا
جو اپنے قول کا سچّا تھا، غیرت جس کا جوہر تھا

امامہؓ اور علیؓ اس سیّدہ کے گھر کی زینت تھے
براہِ راست جو پروردۂ دامانِ رحمت تھے

رسُول اللہ جب مکّے میں آئے فتح مندانہ
مبدّل ہوگئی صُبحِ حرم سے شامِ بتخانہ

یہی کمسن نوالہ زینتِ آغوشِ قدسی تھا
یہی بیت الحرم میں بھی سوارِ دوشِ قدسی تھا

جنابِ سرورِ عالم ﷺ اُسے محبُوب رکھتے تھے
خیال اس کی خوشی و ناخوشی کا خوب رکھتے تھے

یہ بیٹی جس کی فطرت میں حیا و بُردباری تھی
رسُول اللہ کو سب بیٹیوں سے بڑھ کے پیاری تھی

فرشتے بھی لحد پہ اُس کی آتے ہیں دُعا کہنے
خدیجہؓ ماں ہو جس بیٹی کی اُس بیٹی کے کیا کہنے

اِسلام کے اِقتصادی مسائل

تحریر: شکور طاہر، ایم۔ اے۔

(قسط نمبر ۲)

اب زوجین کی میراث کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ مرد کو اس کی عورت کے مال میں سے آدھا مال ملے گا، اگر عورت کے کچھ اولاد نہ ہو اور اگر عورت کے اولاد ہے خواہ ایک ہی بیٹا یا بیٹی ہو اور اسی مرد سے ہو یا دوسرے مرد سے تو مرد کو عورت کے مال میں سے ایک چوتھائی مال ملے گا قرض اور وصیّت کے بعد —— اور اسی طرح عورت کو اس کے خاوند کے مال میں سے چوتھائی حصّہ ملے گا اگر مرد کی اولاد کچھ نہ ہو اور اگر مرد کے اولاد ہے خواہ اسی عورت سے یا دوسری عورت سے تو عورت کو آٹھواں حصّہ ملے گا۔ خاوند کے اس مال میں سے جو وصیّت اور قرض ادا کرنے کے بعد بچے گا مال کی ہر قسم میں سے نقد ہو یا جنس، سلاح ہو یا زیور، حویلی ہو یا باغ۔ باقی رہا عورت کا مہر وہ میراث سے جدا ہے وہ قرض میں داخل ہے۔ یہ کل دو صورتیں ہوئیں، جیسا کہ مرد کی میراث میں یہی دو صورتیں تھیں۔

یہاں سے اخیافی بھائی بہن کی میراث کا ذکر ہے جو کہ صرف ماں میں شریک ہوں۔ سو جاننا چاہئے کہ باپ اور بیٹے کے ہوتے ہوئے تو بھائی اور بہن کو کچھ نہیں پہنچتا۔ ہاں اگر باپ اور بیٹا نہ ہوگا تو بھائی اور بہن کو میراث ملے گی —— بھائی اور بہن تین طرح کے ہیں۔ سگے جو ماں باپ دونوں میں شریک ہوں جن کو عینی کہتے ہیں یا وہ سوتیلے جو صرف باپ میں شریک ہوں جن کو علاتی کہتے ہیں یا وہ سوتیلے جو صرف ماں میں شریک ہوں جن کو اخیافی کہتے ہیں۔ اس آیت میں قسم اخیر کا ذکر ہے چنانچہ متعدد صحابہؓ کی قراءۃ میں ولہ اخ او اخت کے بعد من الامر کا کلمہ صریح موجود ہے اور اس پر سب کا اجماع ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس میّت کے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ماں باپ بیٹا بیٹی کچھ نہ ہو اور اس کے ایک بھائی یا ایک بہن اخیافی ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو چھٹا حصّہ ملے گا اور مرد اور عورت یعنی اخیافی بھائی بہن کا برابر حصّہ ہے کمی زیادتی نہیں باقی رہے گی۔ دو قسم کے بھائی بہن یعنی عینی اور علاقی سو ان دونوں قسموں کا حکم مثل اولاد کے ہے۔ بشرطیکہ میّت کے باپ بیٹا کچھ نہ ہو مقدم عینی ہے وہ نہ ہو تو پھر علاقی۔ اسی سورت کے آخر میں ان دونوں کی میراث کا ذکر آئے گا۔

فائدہ: جاننا چاہیئے کہ کلالہ کی تفسیر جو یہ کی گئی کہ اس کے باپ بیٹا نہ ہو یہ سب کو مسلم ہے مگر امام ابو حنیفہؒ دادی اور پوتی کی بھی نفی کرتے ہیں اور جو حکم باپ بیٹے کا ہے وہی دادی پوتی کا فرماتے ہیں اور حضرات صحابہؓ کے وقت سے یہ اختلاف علماء میں چلا آتا ہے۔ (یعنی) اگر اخیافی بھائی یا بہن ایک سے زیادہ ہوں تو ان سب کو ایک تہائی مال میراث میں ملے گا اور پہلی صورت میں سدس اور دوسری صورت میں ثلث جو دیا جائے گا تو وصیّت اور دین کے بعد جو باقی رہے گا اس کا سدس اور ثلث دیا جائے گا اور وصیّت میراث پر مقدم جب ہو گی جب اوروں کو نقصان نہ پہنچایا ہو۔ اور نقصان کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ تہائی مال سے زیادہ کی وصیت ہو دوسری یہ کہ جس وارث کو میراث میں حصّہ ملے گا اس کے لئے کچھ وصیّت بھی کر جائے —— یہ دونوں صورتیں درست نہیں البتہ اگر سب وارث اس کو قبول کر لیں تو خیر ورنہ یہ وصیّتیں مردود ہیں۔

فائدہ: وارثوں سے چونکہ اندیشہ تھا کہ ترکۂ میّت میں سے میّت کا دین اور وصیّت ادا نہ کریں بلکہ تمام مال آپ ہی رکھ لیں اس لئے میراث کے ساتھ بار بار دین اور وصیّت کا حکم تاکیداً بیان کیا گیا اور وصیّت چونکہ متبرع اور احسان ہے اور بسا اوقات کوئی شخص معیّن اس کا مستحق نہیں ہوتا اور اس وجہ سے اس کے ضائع ہونے کا احتمال قوی تھا تو اس لئے بغرضِ اہتمام و احتیاط وصیّت کو ہر جگہ دین سے پہلے ذکر فرمایا حالانکہ وصیّت کا درجہ دین کے بعد ہے۔ جیسا پہلے گذرا۔ نیز وصیّت حقِ مورث ہے جیسے تجہیز و تکفین بخلاف وراثت اور دین کے کہ وہ دوسروں کا حق ہے تو اس حیثیت سے وصیّت دین سے مقدّم ہو گی، تو دوسری وجہ سے دین وصیّت پر مقدّم ہے۔ اور یہاں جو غیر مضار کی قید لگائی یہی قید مقاماتِ سابقہ میں بھی معتبر ہو گی۔

شروع رکوع سے یہاں تک جو میراثیں بیان فرمائیں وہ پانچ ہیں:-

بیٹا بیٹی اور ماں باپ اور زوج اور زوجہ اور اخیافی بھائی بہن —— ان پانچوں کو ذوی الفروض اور حصّہ دار کہتے ہیں۔ ان پانچوں کی میراث کو بیان فرما کر بطور تاکید فرما دیا کہ یہ حکم ہے اللہ کا اس کی تعمیل ضروری ہے اور اللہ تعالےٰ کو سب کچھ معلوم ہے کس نے اطاعت کی اور کس نے نافرمانی کی، کس نے میراث و وصیت و دین میں حق اور انصاف کے موافق کیا، کس نے بے انصافی کی اور ضرر پہنچایا —— باقی ظلم و بے انصافی کی سزا میں تاخیر ہونے سے کوئی دھوکہ نہ کھائے کیونکہ حق تعالےٰ کا حکم بھی بہت کامل ہے۔

فائدہ: جاننا چاہئے کہ ذوی الفروض کے سوا کہ جن کا بیان

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

درسِ قرآن

از حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب واہ کینٹ —— مرتّبہ: محمد عثمان غنی

(۲)

"رعد" عربی میں کہتے ہیں کانپنے کو - کانپنا - یَرْتَعِدُ — کانپتا تھا وہ - رعد کا معنیٰ کا پنا - تو جب آسمان پر بادل چھا جاتا ہے اور بادلوں کے کچھ ٹکڑے آپس میں کانپتے ہوئے ٹکراتے ہیں تو اُس سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے جسے ہماری اردو میں گرج کہتے ہیں اور عربی میں اسے کہتے ہیں رعد۔

اس سورتِ رعد میں رعد کے متعلق ذکر فرمایا - وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ (الرعد ۱۳) فرمایا کہ رعد تسبیح پڑھتی ہے اللہ کے ذکر کے ساتھ اور فرشتے بھی اللہ کی حمد و ثنا کہتے ہیں، خدا کے خوف سے ڈر کر - اسی مناسبت سے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کا نام رکھا ہے سورتِ رعد - کہ اس میں رعد کی تسبیح و تحلیل کا ذکر آتا ہے - رعد کون ہے؟ کیا ہے؟ اس میں اقوال مفسرین کے مختلف ہیں - بعض علماء تو یہ فرماتے ہیں کہ رعد اُس فرشتے کا نام ہے جو بادلوں کے ہانکنے پر اور ان کے برسانے پر مقرر ہے - وہ ایک فرشتہ ہے، اس کا نام ہے رعد - بعض یہ فرماتے ہیں کہ رعد بادل کی کڑک ہی کو کہتے ہیں، بادل کی چمک کو کہا جاتا ہے، برق اور بادل کی کڑک کو کہا جاتا ہے رعد، اور یہ آخری قول زیادہ معتبر معلوم ہوتا ہے - اکثر علماء اسی طرف گئے ہیں کہ رعد کا معنیٰ ہے اُس بادل کا کڑکنا، بادل کا گرجنا - جب اس کے مختلف حصّے آپس میں ٹکراتے ہیں تو اس میں کڑک پیدا ہوتی ہے اور وہ کیوں ٹکراتے ہیں؟ قرآن تو یہ فرماتا ہے يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ - رعد اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے، وہ جو بادل کی کڑک ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی تحلیل بیان کرتی ہے -

کیوں تسبیح و تحلیل بیان کرتی ہے؟ آگے دوسرے حصّے میں فرمایا —— وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ اور اللہ کے سارے فرشتے بھی اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، خدا کے خوف سے ڈر کر - کیونکہ جب بادل آتا ہے، آسمان پہ چھا جاتا ہے تو بادل میں دو چیزیں ہوتی ہیں - کبھی بادل رحمت بن کر برستا ہے، کبھی بادل عذاب بن کر برستا ہے - اس لئے حدیثوں میں آتا ہے کہ سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل چھا جاتے تھے تو کبھی اندر تشریف لے جاتے تھے، کبھی باہر، اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں تبدیلی ہوتی رہتی تھی - آپؐ بادل کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ جس طرح بادل نے قومِ عادؑ کو تباہ کیا، جس طرح بادل نے قومِ ثمودؑ کو تباہ کیا اور جس طرح بادل نے قومِ نوحؑ کو تباہ کیا، ہو سکتا ہے کہ اس قوم پہ بھی عذاب نہ آجائے۔

بادل میں دو چیزیں ہوتی ہیں، کبھی خیر ہوتی ہے کبھی شر ہوتی ہے، جب بادل میں بجلی کی کڑک پیدا ہوتی ہے تو بادل کڑکتا ہے، گرجتا ہے - اس گرجنے اور کڑکنے کی وجہ کیا ہے؟ وہ اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہے - اس میں تسبیحِ الٰہی ہوتی ہے - تسبیح کیوں بیان کرتا ہے؟ وہ اللہ کے عذاب کا مشاہدہ کرتا ہے - اللہ کے عذاب کا مشاہدہ کرنے کے بعد وہ دیکھتا ہے کہ اگر خدا کا عذاب ٹل سکتا ہے تو خدا کی تسبیح ہی سے ٹل سکتا ہے - اس لئے حدیثوں میں آتا ہے کہ جب بادل کڑکتے تھے تو امام الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) دعا مانگا کرتے تھے -

علّامہ ابن السّنی رحمۃ اللہ علیہ نے، جو چوتھی صدی ہجری کے بہت بڑے محدّث گذرے ہیں، حدیثیں لکھنے والے، حدیثیں پڑھنے والے، حدیثیں پڑھانے والے، اصحاب النبیؐ ہوتے ہیں، بھائی! جو لوگ اللہ کے نبی کی بات کرتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ظاہر ہے کہ اُن کا تعلق حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ہو ہی گیا - ع

ذکرِ حبیبؐ کم نہیں وصلِ حبیبؐ سے

امام الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر حضورؐ کی ملاقات سے کم نہیں ہے اور یہ حقیقت ہے - جن لوگوں کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ امام الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات کو سنتے ہیں، امام الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات کو سناتے ہیں، امام الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات کو پڑھتے ہیں، ان کو خوش ہونا چاہئے کہ ان کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام کئی مرتبہ نکال دیا - اور فرمایا حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے نزدیک قیامت کے دن وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پڑھا ہوگا - (حدیثوں میں آتا ہے) پڑھ لیجئے ایک دفعہ درود شریف ——

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

تو علامہ ابن السّنی نے ایک کتاب لکھی ہے "عَمَلَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَ" —— رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چوبیس گھنٹوں کے حالات - کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات اور دن میں کون کون سی دعائیں پڑھا کرتے تھے —— علماء نے کتنی محنت کی ہمارے لئے، اللہ ان کی قبروں کو پُر نور فرمائے، اللہ مسلمانوں کو ان کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ علماء نے میرے بزرگو! اپنی زندگیاں ختم کر دیں، انہی ابن السّنی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ہے کہ وہ ایک دن حدیثیں نقل کر رہے تھے اور نقل کرتے کرتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب عشق اور محبّت میں فراوانی ہوئی تو قلم کو رکھا دوات میں اور اپنے دونو ہاتھ اللہ کے حضور کھڑے کئے کہ اللہ! تُو اس میری محنت کو قبول کر —— ہاتھوں کا

کھڑا کرنا تھا کہ روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی، یعنی حدیث لکھتے لکھتے موت واقع ہوئی علامہ ابن السنیؒ کی۔

تو علامہ ابن السنی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث نقل کی ہے کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل کڑکتا تھا تو کیا دعا مانگتے تھے؟ فرمایا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ۔ اے اللہ! ہمیں نہ ہلاک کرنا اپنے غضب کے ساتھ۔ تو بادل کیوں کڑکتا ہے؟ بادل مشاہدہ کرتا ہے کہ اللہ کا عذاب کہیں اس مخلوق پر نازل نہ ہو جائے۔ تو اللہ کے عذاب کو روکنے والی کونسی چیز ہے؟ تسبیح ـــ اللہ تعالےٰ کا عذاب رک جاتا ہے جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے۔ قرآن شریف میں موجود ہے کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے ساتھ، اپنے فرشتوں کے ساتھ کلام فرمایا جس کلام میں ذرا کچھ تنبیہ اور جلال تھا تو فرشتوں نے اور بندوں نے جو جواب دیا، جواب کہنے سے پہلے تسبیح کہی ہے تاکہ اللہ کا جلال ذرا ٹھنڈا ہو جاتے، پہلے ہی پارے میں دیکھ لیجئے، اللہ تعالےٰ نے فرشتوں سے پوچھا کہ بتاؤ۔ اَنْۢبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ ھٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (البقرہ ۳۱) تو فرشتے سمجھ گئے کہ ربُ العالمین کچھ ناراض ہیں۔ جواب میں کیا کہا؟ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ ـــ (پہلے تسبیح پڑھی)

حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب مچھلی کے پیٹ میں پہنچے تو کیا پڑھا؟ وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء ۸۷) اسی کو "آیۃ کریمہ" کہتے ہیں۔ (تسبیح پڑھی)

اور حضرت مسیح علیہ السلام سے اللہ تعالےٰ پوچھیں گے وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (المائدہ ۱۱۶) کیا عیسیٰ! تو نے کہا تھا دنیا میں کہ مجھے اور میری ماں کو معبود من دون اللہ سمجھو؟ حضرت مسیح علیہ السلام سمجھ جائینگے کہ اللہ تعالےٰ مجھ سے پوچھتے ہیں، اللہ غصے میں ہیں۔ تو کیا جواب عرض کریں گے؟ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ (المائدہ ۱۱۶) اللہ! تو پاک ہے۔ (پہلے تسبیح ہوئی)

تو میرے بزرگو! جو ہم بیکار وقت اپنا ضائع کر دیتے ہیں۔ سبحان اللہ کہنے سے خدا کا غضب ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اپنے اوقات کو یوں ضائع نہ کیجئے۔ اللہ مجھے بھی اور آپ کو بھی اپنی زندگی کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے ہاں ٹیڈی پیسے کی قدر ہے، ٹیڈی پیسہ گر جائے، ہم اٹھا لیتے ہیں۔ دو آنے زیادہ ملیں ہم خوش ہو جاتے ہیں، دو آنے ضائع ہو جائیں، ہمیں نیند نہیں آتی لیکن زندگی خراب ہو جائے، برباد چلی جائے لہو و لعب میں۔ ہمیں کبھی احساس بھی نہیں ہوتا۔ حالانکہ قرآن کریم نے نیک بندوں کی کیا تعریف بیان فرمائی؟ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المومنون ۳) میرے نیک بندے وہ ہیں جو لغو سے، بیکار بات سے منہ موڑ لیتے ہیں ـــ حرام نہیں فرمایا ـــ لغو، جس کام میں کوئی مطلب ہی میرا، اُس کام میں مجھے لگنے سے کیا فائدہ؟ حرام تو الگ مسئلہ ہے۔ تو بجائے اس کے کہ میں بیکار باتیں کرتا رہوں۔ اگر مجھے صحت عطا کی ہو، اللہ نے مجھے فراغت عطا کی ہو تو بجائے اس کے کہ دن میں کبھی شطرنج کھیلوں، کبھی تاش کھیلوں، کبھی ایک دکان پر جھانکوں، کبھی دوسری پر مجھے بہتر ہے کہ جس حال میں رہوں سبحان اللہ پڑھتا رہوں۔ ایک دفعہ سبحان اللہ کہنے سے جنت میں پودا لگ جاتا ہے (یہ بھی حدیثوں میں آتا ہے) ایک دفعہ سبحان اللہ کہا، جنت میں ایک پودا لگ گیا۔ یہ تو قیامت میں پتہ چلے گا کہ جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بالکل صحیح تھا۔

تو حضرت علامہ ابن السنی کی یہ بات کہہ رہا تھا۔ انہوں نے حدیث نقل کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل گرجتے تھے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ، اے ہمارے اللہ! ہم کو ہلاک نہ کرنا اپنے غضب کے ساتھ۔

یہاں ایک مسئلہ حل کر دوں۔ لَا تَقْتُلْنَا فرمایا۔ بے ادبی کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بے ادبی سے سب مسلمانوں کو بچائے۔ آج سب سے بڑا مظلوم قرآنِ کریم اور سب سے بڑی تنقید جو مسلمان کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اور صحابہ کی ذات پر۔ جن کی برکت سے ہمیں قرآن ملا، ایمان ملا اور خدا پر یقین نصیب ہوا، آج ہمارے قلم کا سب سے بڑا شکار کون ہیں؟ قرآن کریم، محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات، صحابہ کرام، اسلاف ـــ اللہ تعالےٰ گستاخیوں سے بچائے، اللہ بے ادبیوں سے بچائے۔ یاد رکھئے میرے بزرگو! امام الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق بے ادبی کا اگر وہم بھی پیدا ہو اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (الحجرات ۲) سارے عمل برباد ہو جاتے ہیں۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق اگر بے ادبی کا شائبہ بھی پیدا ہو، نیت بھی نہ ہو اگر، نیت نہیں کی، تنقید کر رہا ہے۔ "تحقیق" کر رہا ہے "ریسرچ" کر رہا ہے ـــ قرآن پڑھ کر دیکھ لیجئے اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے۔ اور تم کو پتہ بھی نہ چلے۔

سورتِ حجرات پڑھ لیجئے۔ صحابہؓ آتے ہیں، نئے صحابہؓ، ناواقف صحابہؓ، آکر حضورِ انور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکارتے ہیں۔ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُخْرُجْ اِلَیْنَا۔ اللہ کے نبی! باہر تشریف لے آئیں"۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات بھی ناگوار گذرتی ہے۔ اور فرمایا اے مسلمانو! وَ لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ (الحجرات ۵) یہ باہر ہی کھڑے رہتے، میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آواز نہ دیتے، میرا حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) خود نکل کر آتا تو یہ بات بہتر ہوتی۔　　(باقی آئندہ)

واہ کینٹ میں درس قرآن وحدیث کی پانچویں سالانہ تقریب

ایک تاثر ایک رپورٹ

مورخہ ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۹ء واہ کینٹ میں حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ العالی خلیفہ مجاز حضرت لاہوری کے درس قرآن وحدیث کی پانچویں سالانہ تقریب منعقد ہوئی جس کی سرپرستی جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد عبد العزیز صاحب جالندھری قادری مدظلہ، خطیب نور مسجد ساہی وال سے تشریف لائے۔ ذیل میں درس کی پانچویں سالانہ رپورٹ اور خطبۂ استقبالیہ درج ہے۔ نیز حضرت مولانا عبد العزیز صاحب مدظلہ کے دعائیہ کلمات بھی درج ہیں۔ (محمد عثمان غنی)

خطبۂ استقبالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ؕ

واجب الاحترام، بزرگو، بھائیو اور معزز بہنو!

آج خداوند کریم کی عظیم کرم نوازیوں کے ساتھ ہم درس قرآن حکیم اور درس حدیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پانچویں سال کے اختتام پر یہ مجلس خیر و برکت منعقد کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس اجلاس میں محض رضائے الٰہی کے لیے تشریف لانے پر میں آپ سب حضرات و خواتین کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

ہماری مجلس کو نورانیت بخشنے کے لیے ہمارے شفیق و مہربان سرپرست جانشین شیخ التفسیر، امیر العلماء، اسوۃ الصلحاء، حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب دامت برکاتہم رونق افروز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مقتداء اور پیشوا کی رفاقت ہمیں اس دنیا میں بھی تازلیت نصیب فرمائے اور ان ہی کے ساتھ ہمارا حشر بھی ہو تاکہ ان عاملین بالقرآن اور حاملین علوم نبوت کے ہمراہ ہم سیہ کار بھی شفیع المذنبین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جا پہنچیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے صدقے ہماری خطائیں معاف فرمائے اور ان کے طفیل ہمیں اصلی اور سچا مسلمان بنائے۔

آج ہماری مزید خوش قسمتی ہے کہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک جلیل القدر خلیفہ حضرت مولانا عبد العزیز صاحب مدظلہ ساہی وال سے تشریف لائے ہیں۔ روحانی سلسلہ کے یہ بزرگ اسی سطح زمین پر موجود ہیں۔ مگر ملتے ان کو ہیں جن کی طلب صادق ہو۔

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

ہم حضرت موصوف کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہماری دعوت قبول فرمائی اور طویل سفر کی صعوبت برداشت کر کے ہماری محفل کو رونق بخشی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں۔ (پیش کردہ محمد عثمان غنی)

سالانہ رپورٹ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
اَمَّا بَعْدُ،

عالی مقام، علمائے کرام و محترم حاضرین!

اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر بجا لایا جائے کم ہے۔ کہ آج ہمارا درس پانچ سال پورے کر چکا ہے۔

گزشتہ سال کے دوران سورت حجر، سورت نحل، سورت بنی اسرائیل اور سورت کہف کی تشریحات بیان ہوئیں۔ جیسا کہ گزشتہ سال عرض کیا گیا تھا۔ راولپنڈی میں حضرت قاضی صاحب کا درس باقاعدگی سے جاری ہے۔ اور اس سال اللہ کا مزید احسان یہ ہوا کہ ماہ اگست ۱۹۶۹ء سے پشاور میں بھی درس شروع ہو گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَبَارِکْ فِیْہِ ؕ

جیسا کہ ہمارا معمول ہے ہر ماہ کے آخری اتوار کو صبح دس بجے درس ہوتا ہے اور حتی الامکان ناغہ نہیں کیا جاتا۔ لیکن گزشتہ سال دسمبر کا درس منعقد نہ ہو سکا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ہمارے مرشد و مربی حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم مملکت پاکستان میں دین محمدی کی بالادستی کا مطالبہ کرنے کی پاداش میں لاٹھیوں کا نشانہ بن گئے اور شدید علالت کے باعث البرٹ وکٹر ہسپتال لاہور میں داخل ہو گئے۔

اخبارات سے اطلاع ملتے ہی راقم الحروف اور حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب عازم لاہور ہو گئے۔ ایسی بے چینی کے باعث درس کا ناغہ ہو گیا۔ پولیس آفیسر کے جبر و استبداد کے خلاف مغربی پاکستان ہائیکورٹ میں تقریباً ایک سال مقدمہ چلتا رہا اور بالآخر گزشتہ ہفتہ یعنی ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو اس آفیسر نے جب عدالت عالیہ میں حضرت مدظلہ سے معافی کی درخواست کی تو آپ نے سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے معاف فرما دیا اور قرآن حکیم کی آیت، وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ہ کا عملی ثبوت مہیا کر دیا۔ یہ اللہ والوں کی ہی شان ہے۔ کہ بدلہ لینے کی بجائے معاف کر دیتے ہیں۔ یہ رباعی اس پر صادق آتی ہے۔

موسیٰ نے یہ کی عرض کہ اے بارِ خدا
مقبول ترا کون ہے بندوں میں سوا،
ارشاد ہوا بندہ ہمارا وہ ہے
جو لے سکے اور نہ لے بدی کا بدلہ

درس حدیث

گزشتہ سال گیارہ حدیثوں کا درس ہوا۔ جن کے راوی ہیں حضرت عمرو بن عبسہ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت معاذ ابن جبل، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت جابر، حضرت صفوان ابن عسال، حضرت عثمان غنی، حضرت زید ابن ثابت اور حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ طوالت کے خوف سے صرف ایک حدیث کا خلاصہ تبرکاً پیش خدمت

ہے ۔

حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ اسلام کی نشانی کیا ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ طِیْبُ الْکَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ۔ کلام کی پاکیزگی اور کھانا کھلانا مسکینوں کو۔ پھر پوچھا گیا حضورؐ! ایمان کی علامت کیا ہے؟ فرمایا:۔ اَلصَّبْرُ وَالسَّمَاحَۃُ ط اس کی نشانی صبر اور سخاوت ہے۔ پھر سوال کیا گیا۔ حضورؐ! اسلام کا کونسا کام ہے جو سب سے زیادہ بہتر ہو۔ فرمایا: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ ۔ وہ مسلمان اللہ کے ہاں سب سے زیادہ بہتر اور افضل ہے کہ باقی مسلمان اس کی زبان سے محفوظ ہوں اور اس کے ہاتھ سے بھی محفوظ ہوں پھر سائل نے پوچھا کہ حضورؐ! ایمان میں کون سے اعمال سب سے زیادہ بہتر ہیں۔ فرمایا:۔ خُلُقٌ حَسَنٌ ، اچھے اخلاق۔ پھر پوچھا گیا : حضورؐ ! نماز کا کون سا طریقہ بہتر ہے۔ فرمایا:۔ لمبی قرأت کرنا پھر پوچھا گیا : حضورؐ! ہجرت کون سی بہتر ہے۔ فرمایا:۔ اَنْ تَھْجُرَ مَا کَرِہَ رَبُّکَ ۔ ہجرت وہ بہتر ہے کہ تو ان باتوں کو چھوڑ دے جو خدا نے بُری سمجھی ہیں۔ پھر پوچھا گیا یارسول اللہؐ! جہاد کون سا بہتر ہے؟ فرمایا:۔ مَنْ عُقِرَ جَوَادُہٗ وَاُھْرِیْقَ دَمُہٗ ۔ بڑا مجاہد وہ ہے۔ جس کا گھوڑا بھی میدان جنگ میں قتل ہوجائے اور اپنا بھی اس کا خون ہوجائے۔ آخری یہ سوال کیا گیا کہ اے اللہ کے نبیؐ! اللہ سے مانگنے کے لیے کون سا وقت زیادہ بہتر ہے۔ فرمایا:۔ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ رات کے پیٹ کا آخری حصہ یعنی سحری کا وقت اللہ سے مانگنے کا بہترین وقت ہے

واہ آرڈیننس فیکٹریز کی انتظامیہ کی خصوصی عنایات سے ملحقہ سیٹلائٹ ٹاؤن بستی کاگڑ میں مستقل درس گاہ تعمیر کرنے کے لیے ہمیں ایک پلاٹ مل گیا ہے جس کا سنگ بنیاد "منزل انوار القرآن" کے نام سے حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ نے اپنے دست مبارک سے مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۶۸ء کو نصب فرما دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے امید واثق ہے کہ وہ اپنے خزانہ غیب سے اس کے تعمیری مراحل بھی طے فرماویں گے۔

درس قرآن و حدیث کا سالانہ مجموعہ

ہمیں افسوس ہے کہ ہم اس سال اپنے معمول کے مطابق درس قرآن جلد پنجم اور انوارالحدیث جلد دوم شائع نہیں کرسکے۔ اللہم وسعت عطا فرمائیں گے تو یہ مجموعے شائع کر دیئے جائیں گے کیمبلپور میں حضرت قاضی صاحب کا جو درس حدیث ہر روز ہوتا ہے وہ ان کے ایک خادم حافظ محمد سلیم صاحب نوٹ کرتے رہتے ہیں۔ اس درجہ کا مجموعہ بھی کتابی شکل میں آنے سے محض وسائل کی کمی کے باعث معرض التواء میں پڑا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آسانیاں پیدا فرماوے تاکہ ارشادات نبویہ کے یہ گوہر آب دار خلق خدا کے ہاتھوں تک پہنچ سکیں۔

دعا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ، اللہ رب العزت اس درس کریم کو دوام بخشے، اللہ تعالیٰ ہمارے محسن و ہادی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو مزید بلند فرمائے اور ان کے مزار پُرانوار پر مزید رحمتوں کی بارش نازل فرمائے اللہ تعالیٰ ہمارے موجودہ سرپرست حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب کا سایہ ہما پایہ ہم عاجزوں کے سروں پر تادیر سلامت رکھے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی منزل کو پالیں۔ اللہ تعالیٰ صاحب مسند حضرت مولانا قاضی زاہدالحسینی صاحب کی بے لوث دینی خدمات کا صلہ اپنے دربار شہنشاہی سے عطا فرمائیں اور ان کو مزید توفیق بخشیں کہ اس نورانی محفل کو اس سے بھی زیادہ ترقی دے کر جہالت میں پھنسی ہوئی دنیا کو قرآن و سنت کی روشنی بہم پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ اس درس کے بہی خواہوں اور شوق سے شرکت کرنے والوں کو بھی اپنی رضا کا تمغہ عطا فرمائیں۔ آمین۔

دستخط مرتب (محمد عثمان غنی)

دستخط صاحب مسند (قاضی محمد زاہدالحسینی)

دستخط سرپرست (عبیداللہ انور)

کلمات دعا و برکت

جامع شریعت و طریقت، واقف اسرار حقیقت حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب جالندھری قادری مدظلہ خطیب مسجد نور ساہیوال خلیفہ مجاز شیخ التفسیر حضرت لاہوری نوراللہ مرقدہ نے مندرجہ ذیل تحریر فرمائی۔

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد۔ عزیز محترم جناب الحاج محمد عثمان غنی سلمہ و جناب چوہدری حاجی خوشی محمد صاحب سلمہ کی دعوت پر درس قرآن مجید و درس حدیث کی پانچویں سالانہ تقریب سعید پر بندہ ناچیز کو شمولیت کی اللہ رب العزت نے توفیق عطا فرمائی۔ جناب مولانا قاضی زاہدالحسینی مدظلہ کی مساعی جمیلہ و سابقہ دونوں حضرات کی خالصتاً محنت شاقہ کا یہ اثر دیکھا کہ قرآن حکیم کے انوار و فیوضات و تبرکات عام و خاص لوگوں کے دلوں اور سینوں میں ایسے موجزن ہیں جن کا ذکر بیان و تحریر سے باہر ہے۔ اللہ رب العزت ان حضرات کی اس خدمت قرآن و حدیث کو قبولیت کا درجہ عطا فرماکر اپنے قرب کا وسیلہ اور ان کی ہدایت اور نجات کا ذریعہ بنائیں اور اس چشمہ آب حیات کو قیامت تک جاری ساری رکھیں اور کارکنان حضرات کی عمر دراز فرمائیں۔ اور روز بروز ترقی افزوں عطا فرمائیں۔ اور باقی سب حضرات اس نیک کام میں حصہ لینے والوں کو اپنی خصوصی نعمتوں اور رحمتوں سے نوازیں۔ آمین

بقیہ : احکام رمضان المبارک

مل جائے تو تمام رمضان میں ایک قرآن مجید ختم کر دینا چاہئے۔ اسقدر زیادہ پڑھنا مکروہ ہے جس سے اکثر مقتدیوں کو تکلیف ہو اور تین دن سے کم میں ختم کرنا اچھا نہیں اگر تراویح میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور پوری چار پڑھ کر سلام پھیرا تو ان چاروں کو دو کی جگہ شمار کرنا چاہئے۔ چار نہ سمجھے۔ جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئیں وہ امام کے ہمراہ باجماعت وتر پڑھ لے اور پھر اپنی باقی تراویح ادا کرے تو درست ہے۔ جس شخص کو عشاء کے فرض باجماعت نہیں ملے وہ وتر کو امام کے ساتھ باجماعت پڑھ سکتا ہے۔ جو حافظ روپے کی طمع میں قرآن مجید سناتا ہے اس سے وہ بہتر ہے جو اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے پڑھائے اگر اجرت مقرر کرکے قرآن مجید سنا جائے تو نہ امام کو ثواب ہوگا نہ مقتدیوں کو۔ اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں سخت گناہ ہے۔ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔ حدیث و فقہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔

حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی فرضی تصویر منسوب کرنے کی اشتعال انگیز جسارت

مسلمانانِ عدن کی طرف سے آئی سی آئی کمپنی کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

محترمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ؛

ہم عدن کے مسلمانوں کو روزنامہ جنگ مورخہ ۱۶ر جون ۱۹۶۹ء کی اشاعت کو پڑھنے کے بعد معلوم ہُوا کہ آئی، سی، آئی، کمپنی برطانیہ نے حضورِ اکرم رسُول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے ایک فرضی تصویر اور ایک بیماری منسُوب کرنے کی اشتعال انگیز جسارت کی ہے جس سے دُنیائے اسلام کے تمام مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔

پاکستان میں اس کے خلاف آواز اٹھائی گئی۔ خیال تھا کہ پاکستانی عوام اور حکومت کمپنی کے ذمہ دار افراد کو قرار واقعی سزا دلوائیں گے۔ لیکن جنگ کی بعض اشاعتوں سے معلوُم ہُوا کہ آئی سی آئی کمپنی نے ایک رسمی معافی مانگ لی اور معاملہ کو ختم کردیا گیا۔

عدن کے مسلمانوں کو اس بات سے سخت تکلیف پہنچی ہے اور یہاں کے مسلمانوں نے اس کمپنی کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کی تجویز منظور کی ہے آپ سے التجا ہے کہ اس نیک کام میں شریک ہوکر ثواب دارین حاصل کریں۔

الدّاعیانْ

(۱) فضیلۃ الشیخ محمد بن سالم البیحانی خطیب جامع مسجد عسقلانی (۲) فضیلۃ الشیخ منور مطہر عذبانی خطیب جامع مسجد آبان (۳) فضیلۃ الشیخ احمد کریم خطیب جامع مسجد البوقبہ (۴) جناب وقار حسن انصاری سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ عدن۔ (۵) الدکتور اشرف محمود (۶) الدکتور طیب شاکر، (۷) الدکتور محمد ارمان (۸) الدکتور سید محمد لطفی (۹) الدکتور، احمد شاہ (۱۰) الدکتور خالد منصور (۱۱) الدکتور، حبیب اللہ (۱۲) السید الحاج سعید عبداللہ تاجر (۱۳) السید الحاج عبداللہ عبدالرزاق تاجر (۱۴) السید الحاج عبدالقدوس تاجر (۱۵) السید الحاج یوسف رحمۃ اللہ تاجر (۱۶) السیدہ حرم یوسف رحمۃ اللہ تاجر (۱۷) السید انور ابراہیم خان تاجر (۱۸) السید یاسین عبدالرحیم ابوالاسرار محاسب (۱۹) السید علی نور محمد محاسب (۲۰) السیّد محمد مظفر مدیر (۲۱) السید برکت علی تاجر (۲۲) السید علی محمد سلیمان جی مدیر العال۔

بقیہ: اسلام کے اقتصادی مسائل

اس رکوع میں گذرا ایک دوسری قسم کے وارث ہیں جن کو عصبہ کہتے ہیں ان کے لئے کوئی حصّہ مثل نصف، ثلث وغیرہ کے مقرر نہیں بلکہ ذوی الفروض سے جو فاضل ہوگا وہ ان کو ملے گا — مثلاً اگر کسی کے عصبہ ہو اور ذوی الفروض میں سے کوئی نہ ہو تو اس کا مال تمام عصبہ کو ملے گا اور جو دونوں ہوں تو ذوی الفروض کو دے کر جو مال بچے گا وہ عصبہ کو دیا جائے گا اور اگر کچھ نہ بچا تو عصبہ کو کچھ نہ ملے گا اور عصبہ تو اصل میں وہ ہے جو مرد ہو عورت نہ ہو اور اس میں اور میّت میں عورت کا واسطہ بھی نہ ہو اور اس کے چار درجے ہیں۔ اوّل درجہ میں بیٹا اور پوتا ہے، دوسرے درجہ میں باپ اور دادا، تیسرے درجہ میں بھائی اور بھتیجا، چوتھے درجہ میں چچا اور چچا کا بیٹا یا اس کا پوتا۔ اگر کئی شخص ہوں تو جو میّت سے قریب ہے وہ مقدّم ہوگا۔ جیسے پوتے کا بیٹا، بھتیجے سے بھائی مقدّم ہے، پھر سوتیلے سے سگا مقدّم ہے اور ان چاروں کے سوا اولاد میں اور بھائیوں میں مرد کے ساتھ عورت بھی عصبہ ہوتی ہے۔ یعنی بیٹے کے ساتھ بیٹی اور بھائی کے ساتھ بہن بھی عصبہ ہوگی۔ یہ عصبہ اصلی نہیں بلکہ غیر اصلی ہیں اور اولاد اور بھائیوں کے سوا عورت عصبہ نہ ہوگی مثلاً چچا کا بیٹا عصبہ ہے مگر اس کے ساتھ ہوکر چچازاد بہن عصبہ نہیں ہو سکتی۔

فائدہ: ان دونوں قسم مذکورۂ بالا یعنی ذوی الفروض اور عصبہ کے سوا امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وارث کی تیسری قسم ذوی الارحام ہیں یعنی ایسے قرابت والے کہ ان میں اور میّت میں عورت کا واسطہ ہو تو ذوی الفروض میں نہ ہو اور عصبہ بھی نہ ہو جیسے نواسہ اور نانا اور بھانجا اور ماموں اور خالہ اور پھوپھی اور ان کی اولاد ——— جب کسی میّت کے ذوی الفروض اور عصبہ کوئی بھی نہ ہوگا تو اس کی میراث ذوی الارحام کو ملے گی۔

(حاشیہ شیخ الہندؒ و شیخ الاسلام عثمانیؒ)

(باقی آئندہ)

برادرم خیر محمد صاحب لائلپوری کو صدمہ

مجلس احرارِ اسلام لائلپور کے مشہور رہنما بھائی خیر محمد صاحب سوداگر چرم امین پور بازار کے چھوٹے بھائی جناب دوست محمد صاحب گذشتہ دنوں حرکتِ قلب بند ہونے کے باعث داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ مرحوم بڑے نیک پابند صوم وصلوٰۃ اور سخی تھے اور علمارِ کرام کا بیحد احترام کرتے تھے۔

انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر و تحمل کی توفیق بخشے۔ ادارہ خدام الدین بھائی خیر محمد صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ (مجاہد الحسینی ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد حسین کمال ناظم مرکزی دفتر کل پاکستان
جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا منشور (قسط ۲)

نظامِ حکومت

پاکستان کو ایک صحیح اور مکمل اسلامی مملکت اور اسلامی حکومت بنانے کے لیے مندرجہ ذیل امور عمل میں لائے جائیں گے۔

(۱) مملکت کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا

(۲) مملکت کا دستور تمام فرقوں کے نمائندہ و جید علماء کے مرتب کردہ ۲۲ اسلامی نکات پر مبنی ہوگا

(۳) صرف قرآن و سنت کے احکام ہی ملک کے اساسی قوانین قرار پائیں گے

(۴) ملک کے دستور اور قانون میں اسلام کے کامل و مکمل دین ہونے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا دستوری و قانونی، تحفظ کیا جائے گا۔

(۵) خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ادوار حکومت و آثار کو اسلامی نظامِ حکومت کے جزئیات متعین کرنے کے لیے معیار قرار دیا جائے گا۔

(۶) مملکت کی کلیدی آسامیاں غیر مسلموں اور مرتدوں کے لیے ممنوع قرار دیدی جائیں گی۔

(۷) صدرِ مملکت کا مسلمان ہونا اور پاکستان کی ۹۸ فی صد مسلمان اکثریت اہلسنت کا ہم مسلک ہونا ضروری ہوگا۔

(۸) مسلمان کی قانونی تعریف یہ ہوگی کہ وہ قرآن و حدیث پر ایمان رکھتے ہوئے ان کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و اسلاف رحمہم اللہ اجمعین کی تشریحات کی روشنی میں حجت سمجھے اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کسی نبوت کا اور نہ کسی شریعت کا قائل ہو۔

(۹) جو فرقے اسلام کے کسی بنیادی عقیدہ مثلاً ختمِ نبوت وغیرہ سے انحراف کے مرتکب ہوچکے ہیں۔ انھیں غیر اسلامی فرقے قرار دیا جائے گا۔

(۱۰) دستور کی اسلامی دفعات (قرآن و سنت کے نصوص) اور مملکت کی اسلامی حیثیت میں آئندہ کسی قسم کی ترمیم یا تبدیلی کی اجازت نہیں ہوگی۔

(۱۱) اسلام اور اس کے کسی بھی حکم و عقیدہ کے خلاف کسی قسم کی ترمیم و تبلیغ کی نہ تقریری اجازت ہوگی نہ تحریری۔

اور اسلام کے مقابلہ اور مخالفت میں کیپٹل ازم، کیمونزم وغیرہ کسی بھی "ازم" کو لانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(۱۲) دستور میں مسلمان عوام کی براہِ راست نمائندگی و اختیار کو صراحتًا تسلیم کیا جائے گا۔

(۱۳) دستور میں یہ بات واضح کردی جائے گی کہ حاکمیت صرف اللہ رب العلمین کی ہے اور اللہ کی مقرر کردہ حدود کے اندر، پاکستان کے مسلمان عوام مملکتِ پاکستان کے اختیارات کے اصل مالک ہوں گے۔

(۱۴) پاکستان کی مجالس شوریٰ (اسمبلیوں) وغیرہ میں نمائندگی کے لیے انتخابات کا نظام شخصی مقابلہ کے بجائے جماعتی مقابلہ پر قائم کیا جائے گا اور افراد کے بجائے جماعتیں اپنے منشور و پروگرام کی اساس پر انتخابات میں حصّہ لیں گی۔ اور فی صد کامیابی کے تناسب سے مجالس شوریٰ کی رکنیت کی حقدار بنیں گی۔ اور تشکیل حکومت کریں گی۔

نظامِ شرعی کا قیام

۱۔ قرآن حکیم کے فرمان۔

الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر

کے تحت ایک "محکمہ احتساب" قائم کیا جائے گا جو:۔

(الف) ملک میں مسلمان عوام سے نماز باجماعت کی پابندی کرائے گا۔ اور بلاعذر شرعی قصدًا نماز ترک کردینے والوں کو شرعی سزائیں دے گا۔

(ب) ہر صاحبِ نصاب مال دار کے مال میں سے مقررہ مقدار زکوٰۃ اور پیداوار میں سے عشر و نصف عشر نکالنے اور اس کو مقررہ مصارفِ زکوٰۃ میں صرف کرنے نیز صدقات واجبہ حکم شرعی کے مطابق نکالنے اور مستحقین میں تقسیم کرنے کی نگرانی کرے گا۔

(ج) اسی طرح بقیہ تمام عبادات، احکام و شعائر اسلامی کی پابندی کرائے گا۔

(د) پورے ملک میں حکومتی سطح پر شعبۂ تبلیغ اور دعوت و ارشاد کے تحت تمام احکام شرعیہ کی پابندی اور محرمات و منکرات شرعیہ سے اجتناب کا اہتمام کرے گا۔

(ھ) زنا، شراب خوری، مسکرات کا استعمال قابل دست اندازی پولیس اور ناقابلِ مصالحت جرائم ہوں گے۔

ان پر شرعی سزائیں، حدزنا، حدسرقہ حد رہزنی اور حد شراب خمر، حد قذف وغیرہ جاری کرے گا۔

(و) غیر قانونی درآمد و برآمد، ذخیرہ اندوزی اور چوربازاری پر شرعی سزائیں نافذ کریگا۔

(ز) قانونی سطح پر ملک سے فحاشی، عریانی بے حیائی اور ثقافت کے نام پر کیے جانے والے رقص و سرود وغیرہ کی نیز اخبارات و رسائل اور تجارتی اشتہارات میں شائع کیے جانے والے مخرب اخلاق فوٹو اور تصاویر کی اشاعت کو قابلِ سزا جرم قرار دے گا۔

تعلیم

(۱) نظامِ تعلیم مکمل اسلامی ہوگا۔

(۲) تعلیم کی بنیاد اسلام پر، اسلام کی تاریخ پر اور مادری زبان کی اساس پر رکھی جائے گی۔

(۳) دسویں (میٹرک) جماعت تک تعلیم بالکل مفت ہوگی اوپر کے درجات میں بھی تعلیم کو سستا اور سہل الحصول کردیا جائے گا۔ اور بتدریج دس سال کے اندر تمام درجات میں تعلیم مفت کردینے کی کوشش کی جائے گی۔

(۴) فنی اور سائنسی تعلیم کے ادارے بکثرت اور جگہ جگہ کھولے جائیں گے۔

(۵) تعلیم کا دروازہ سب کے لیے یکساں

طور پر کھلا رہے گا۔ اور داخلوں پر کبھی قسم کی رکاوٹ عائد نہیں رہنے دی جائے گی۔

(۶) ان پڑھ بالغاں کی تعلیم کا بھی وسیع پیمانہ پر ایسا انتظام کیا جائے گا کہ ۵ سال کے اندر اندر کم از کم ملک کی ½ بالغ آبادی بنیادی تعلیم سے بہرہ ور ہوجائے۔ اور بیس سال کے اندر اندر ملک میں کوئی بالغ ان پڑھ نہ رہنے پائے۔

(۷) دیہات میں کسان آبادی کی سہولت کے لیے اور کارخانوں کی مزدور آبادی کی سہولت کے لیے ان کے قریب ہی ثانوی (میٹرک) معیار تک تعلیم کا مفت انتظام کیا جائے گا۔

(۸) ایسے اسکول غریب عوام کے بچوں کے لیے خاص ہوں گے۔ ان میں نصاب کی کتابیں اسٹیشنری کا سامان طالب علموں کو مفت مہیا کیا جائے گا اور دوسری ضروری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

(۹) ایسے سکولوں سے کامیاب ہونے والے غریبوں کے بچوں کی اعلیٰ فنی تعلیم کا مکمل مفت یا ارزاں ترین انتظام کیا جائے گا۔

(۱۰) اعلیٰ تعلیمی ادارے بااختیار ہونگے اور منتخبہ انتظامیہ کی نگرانی میں کام کریں گے۔

(۱۱) پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو مکمل امداد دی جائے گی۔ اور حکومت ان کے انتظامات کی اس طرح نگرانی کرے گی کہ ان اداروں کی تعلیمی آزادی اور خود مختاری متاثر نہ ہونے پائے۔

(۱۲) دینی مدارس کی آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے ان کی ترقی میں زیادہ سے زیادہ مدد دی جائے گی۔

ان کی سندات، سرکاری درسگاہوں کی سندات کے برابر شمار ہونگی اور ان مدارس کی ہر مشکل کو حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

(۱۳) نصاب تعلیم میں ابتدائی درجات سے آخر تک قرآن حکیم با معنیٰ، سنت رسولؐ، تاریخ صحابہ و اسلاف اور ضروری و بنیادی مسائل شرعیہ کو لازماً شامل کیا جائے گا۔

(۱۴) نصاب تعلیم میں اسلامی عقائد، عقیدہ ختم نبوت اور مسلک اہل سنت کے خلاف کوئی بات شامل نہیں ہونے دی جائے گی۔

(۱۵) تعلیم گاہوں میں ارکان دین کی ادائیگی اور احترام دین کی پابندی لازمی ہوگی۔

(۱۶) بیرونی عیسائی مشن کے تعلیمی ادارے بند کردیئے جائیں گے۔

(۱۷) ملکی غیر مسلم اقلیتوں کو اپنی مذہبی تعلیم کے ادارہ جات کھولنے کا حق ہوگا۔ لیکن ان میں کسی مسلمان بچے و بچی کا داخلہ ممنوع ہوگا۔

(۱۸) عام تعلیمی اداروں میں اسلامی تعلیم لازمی ہوگی۔ لیکن غیر مسلم اقلیتوں کے بچوں کے لیے لازم نہ ہوگی۔

(۱۹) مخلوط تعلیم کو ممنوع قرار دے دیا جائے گا۔

(۲۰) عورتوں کی تعلیم کے لیے الگ، اسلامی اصولوں کے مطابق انتظام کیا جائے گا۔

(۲۱) انگریزی زبان کی تعلیم کو اختیاری مضمون کی حیثیت میں رکھا جائے گا۔

(۲۲) عربی زبان کو تعلیمی اداروں میں لازمی زبان کا مقام حاصل ہوگا۔

(۲۳) علاقائی زبانوں کو ترقی دی جائے گی۔

(۲۴) ملک میں تعلیمی ادارے، اعلیٰ تعلیم کے ادارے، فنی و سائنسی تعلیم کے ادارے زرعی و صنعتی تعلیم کے ادارے جگہ جگہ اور وسیع پیمانہ پر کھولے جائیں گے

(۲۵) تعلیمی اداروں میں اہلیت کے علاوہ اور کوئی بندش عائد نہیں ہوگی۔

(۲۶) عام تعلیم قومی زبانوں میں دی جائے گی۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: اداریہ

کھو سکتے تھے اور پاکستان کے مسلمانوں کو "اسلام فراموش" قرار دئے بغیر بھی وہ یہ خدمات انجام دے سکتے تھے۔

پاکستان کے مسلمان کتنے ہی گنہ گار اور سیہ کار سہی لیکن اس اخبار نے ایک عیسائی کے مقابلہ میں ۱۳ کروڑ مسلمانوں کو "اسلام فروش" قرار دے کر ان کی سخت توہین کی ہے۔ اس اخبار کو پوری ملتِ اسلامیہ سے معافی مانگنی چاہیئے۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت اور ۱۹۵۶ء کی پاک بھارت جنگ میں یہی گنہگار مسلمان اپنی اسلامی غیرت و حمیت کا زندۂ جاوید ثبوت مہیا کر چکے ہیں اور یہی وہ مسلمان ہیں جو اسلام کی عزت و عظمت، اسلامی قوانین کے نفاذ اور پاکستان کی بقاء و استحکام کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔

باقی رہا پاکستان میں اسلامی نظام رائج نہ ہونے کا مسئلہ تو اس کا سبب قوم کی اسلام فراموشی نہیں بلکہ وہ "مرحوم قیادتیں" اس کی براہ راست ذمہ دار ہیں جن کی حمایت و ترجمانی کا علَم آج اخبار موصوف اٹھائے پھر رہے ہیں۔

بقیہ: مجلس ذکر

یُزَکِّیْهِمْ کا فریضہ ان کے ذمے عائد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دوسرا ارشاد ہے۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط ایک جماعت ہمیشہ تم میں سے دعوتِ حق دیتی رہے۔ تو اللہ کی رحمتیں شامل حال ہوں گی۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرتؒ فرمایا کرتے تھے کہ آپ کی اولاد میں آپ کے بیوی بچوں میں سے کسی کے سر میں درد ہو، پیٹ میں تکلیف ہو تو ڈاکٹر کو گھر لاتے ہیں یا مریض کو ڈاکٹر کے پاس لے جاتے ہیں، یہ وقتی تکلیف ہے موت کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے، لیکن ایک بچہ نماز نہیں پڑھتا، ایک بیوی روزے نہیں رکھتی تو قیامت کے دن خاوند سے بازپرس ہوگی۔ کیوں؟ کہ یہ ابدالآباد میں اسے عذاب دینے والی چیز ہے۔ اسے سر درد کا تو فکر ہے، پیٹ درد کی تکلیف کا تو اسے احساس ہے لیکن جو ابدی سزاؤں کا مستوجب بنانے والی چیز ہے اس کا اُسے خیال نہیں

دنیا آخرت کی کھیتی ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ ط دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جو بوئیں گے وہی کاٹیں گے۔

ع از مکافاتِ عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

نیک عمل کر کے جہنم میں اور بدی کر کے جنت میں جانے کا تصور ہی نہیں پیدا ہوتا۔

دعا اللہ تعالیٰ ہمیں اس مکافات

پر ہمیں غور و فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اور انفرادی اور اجتماعی محاذوں پر تبلیغ اسلام کی توفیق دیں آمین!

دعائے مغفرت

حاجی عبدالمالک صاحب کے لڑکے حاجی عاشق حسین صاحب بس کے حادثہ میں فوت ہوگئے ہیں۔ کوہاٹ میں حضرتؒ کے مریدوں میں سے تھے۔ قارئین خدام الدین سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

تصحیح

۲۴ر اکتوبر کے شمارے میں تعارف و تبصرہ کے صفحہ میں مندرجہ ذیل تصحیح کر لیں۔

فضائل درود شریف از حافظ قاری فیوض الرحمٰن

بہاولپور کی عظیم دینی درسگاہ دار العلوم مدنیہ

زیر سرپرستی حضرت درخواستی صاحب دامت برکاتہم

زکوٰۃ و صدقات ادا کرتے وقت دار العلوم مدنیہ کو نہ بھولیئے۔ ہر سال حساب آمد و خرچ باقاعدہ آڈٹ کرایا جاتا ہے۔ آڈیٹر کی رائے حسب ذیل ہے۔

"دار العلوم مدنیہ بہاولپور رجسٹرڈ کا حساب آمد و صرف بابت ۱۳۸۸ھ کی میں نے پوری پوری پڑتال کی ہے۔ بحمدہ تعالیٰ حساب میں کوئی کمی بیشی نہیں پائی۔ پہلے کی طرح اب کی دفعہ بھی حساب ماشاء اللہ درست ہے"

جملہ مسلمانوں سے التماس ہے کہ دار العلوم کی امداد کرتے وقت رقوم ذیل کے پتہ پر روانہ کریں۔

غلام مصطفےٰ ناظم اعلیٰ دار العلوم مدنیہ بہاولپور

(۵۲۰۲)

ملتان میں نماز جمعہ

پیر طریقت الحاج حضرت مولانا حافظ غلام حبیب نقشبندی مدظلہ خطیب و مہتمم دار العلوم حنفیہ چکوال ۷ر نومبر کا جمعہ ابدالی روڈ کی جامع مسجد میں پڑھائیں گے۔ سلسلہ عالیہ کے متعلقین کو خصوصاً اور دیگر مسلمانوں کو عموماً شرکت جمعہ کی التماس کی جاتی ہے۔

(مولانا غلام علی خطیب جامع مسجد ابدالی روڈ ملتان)

۵۲۱۰

اپیل

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ شکر گڑھ، بیادگار قطب زماں حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اور سرپرست جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم میں ایک عرصہ سے دین کی خدمت میں مصروف ہے۔ مخیر حضرات سے مالی اعانت کی اپیل کی جاتی ہے۔

ترسیل زر کا پتہ: ناظم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ چوک بخاری شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ

۵۲۰۸

بچوں کا صفحہ

رحمت کا مہینہ

محمد امین صاحب ہیڈ ماسٹر بورسٹل سکول بہاولپور

یوں تو خدا کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور اس کی رحمت سے مایوسی گناہ ہے ـــــ تاہم رمضان شریف کا مہینہ تو خدا کی خاص رحمت کا مہینہ ہے۔ جو بخشش اور مغفرت سے معمور ہے۔ کیونکہ اس ماہ میں خدا کی رحمت کا بے حساب نزول ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے جو شخص رمضان شریف کا مہینہ پائے اور روزے رکھ کر خدا کی رحمت اور بخشش حاصل نہ کرے اُس پر خدا کی لعنت ــــ گویا وہ بڑا ہی بدبخت ہے جو اس رحمت بھرے مہینے میں اپنے گناہ بھی معاف نہ کرا سکے۔

حضرت مولانا افغانی مدظلہ العالی نے ایک ایک درس میں کسی حوالہ سے فرمایا کہ رمضان شریف کی ہر رات کو دس لاکھ دوزخیوں کو خدا اپنی رحمت سے جنتی بناتے ہیں اور اٹھائیس رات تک یہی عالم رہتا ہے اور انتیس کی رات کو اٹھائیس راتوں کے مجموعے کے برابر دوزخیوں کو بخشتے ہیں۔ آئیں حساب کریں اور دیکھیں کہ ایک رمضان شریف میں کتنے مسلمان بخشے جاتے ہیں دس لاکھ ضرب اٹھائیس۔ یہ بنے۔ دو کروڑ ساٹھ لاکھ۔ پھر اس کو دوگنا کریں کیونکہ انتیس کی ایک رات اٹھائیس راتوں کے برابر کی بخشش رکھتی ہے۔ لہٰذا کل میزان پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ مسلمان ہر سال رمضان شریف میں اللہ کی رحمت سے بخشے جاتے ہیں اور اسی طرح ہر رمضان میں ہر سال جو بخشے گئے۔ تو چند سالوں میں کتنے مسلمانوں کی بخشش کا سامان ہو گیا۔ اندازہ کریں۔ دنیا میں تقریباً نوے کروڑ مسلمان ہیں۔ ہر سال پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ کی بخشش کے حساب سے پندرہ سولہ سال میں سب بخشے گئے۔ اتنا سننے کے بعد یہ یقین پختہ ہو گیا کہ واقعی رمضان میں جنّت کے دروازے کھُل جاتے ہیں اور دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ ہم بھی اپنے آپ کو اس کی رحمت کا مستحق بنائیں۔

رمضان شریف کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوُا۔ اور قرآن ہمارے لئے ہدایت اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔ اس طرح یہ قرآن کتنی وسیع رحمت کا باعث ہوُا جس کے ناظرہ پڑھنے پر ایک حرف کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ سمجھ کر پڑھا جائے تو دین دنیا کی برکت ہے۔ قرآن پر عمل کیا جائے تو نجات اور بخشش ہے۔ پھر اتنی بابرکت کتاب کہ یہ خود ہی قاری کو نیک بنا دیتی ہے اور وہ خدا کی رحمت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

پھر یہ قرآن رمضان شریف کی ایک رات میں نازل ہوُا جسے قدر کی رات کہتے ہیں۔ اس ایک رات کا اتنا درجہ ہے کہ ہزار مہینوں کی عبادت یعنی تراسی سال چار مہینے سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ بھی خدا کی خاص رحمت ہے کہ اُس نے ایک ہی رات کو اتنا بابرکت بنا دیا۔ ورنہ اتنی تو عمریں بھی نہیں ہوتیں۔ اسی لئے یہ قدر کی رات امتِ محمدیہ کے لئے خاص تحفہ ہے۔ تاکہ یہ امت کسی طرح بھی پہلی اُمتوں سے پیچھے نہ رہے پھر مزید حساب کریں کہ ایک مسلمان کتنے ہی رمضان یا قدر کی راتیں پاتا ہے۔ ساری عمر میں اگر ایک رات بھی مل گئی تو دونوں جہان کی دولت مل گئی۔ سچ ہے خدا کی نعمتوں کا حساب ہو ہی نہیں سکتا۔ آخر ہم خدا کی کس کس نعمت کا انکار کریں گے۔ صبح سے شام تک ہر سانس کے اندر اور باہر آنے جانے کے ساتھ یہ اعضا، یہ کائنات کی اشیاء، یہ آگ، ہوا، پانی اور مٹی، خوراک سب اُس کی رحمت سے حرکت میں آتے ہیں۔ تو انسانی خوراک کا ایک لقمہ بنتا ہے۔ لیکن پھر بھی انسان شکر نہ کرے تو بڑا ہی ناشکرا ہے ؎

ابر و باد، مہ و خورشید ہمہ در کار اند
بشرط انصاف نہ باشد کہ تو فرمان نبری

دراصل منشاءِ ایزدی بھی یہی ہے کہ ساری کائنات انسان کے لئے ہے اور انسان اللہ کی عبادت کے لئے ہے۔ خدا کی رحمت اور وسعت کا کوئی حساب نہیں۔ ہر نیکی کو وہ سات سو سے چودہ سو گُنا تک بڑھا دیتے ہیں۔ اگر اسی طرح لیلۃ القدر کی رات کی ایک نیکی بھی بڑھ جائے تو صرف ایک نیکی کتنا اونچا مقام بخش دیتی ہے۔

رمضان کا لفظ رمض سے نکلا ہے جس کے معنی بھٹی میں جلانا یا تپش کے ہیں۔ جس طرح سنار کی بھٹی میں سونا کندن ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رمضان کی بھٹی سے گذر کر ایک مومن جنّت کا مستحق بن جاتا ہے۔ اُس کے تمام گناہ دُھل جاتے ہیں۔ اور وہ اللہ کی رحمت اور رافت میں آ جاتا ہے۔ رمضان شریف کو باقی مہینوں پر ایسے ہی فضیلت ہے ــــ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کو باقی گیارہ بھائیوں پر۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے باقی گیارہ بھائیوں کی بخشش کرائی تھی۔ اُسی طرح رمضان کا مہینہ بھی باقی گیارہ مہینوں کے گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔

سچ ہے کہ خدا کی رحمت بہت ہی وسیع ہے جس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی جملہ کائنات کے لئے رحمت ہیں اسی طرح ماہ رمضان بھی امتِ مسلمہ کے لئے باعث برکت و رحمت ہے اور "رحمتِ حق بہانہ می جوید" پس رحمتِ حق کو جوش دلانے کے لئے کوئی بندگی کا بہانہ تلاش کرنا چاہیئے۔ اور ہمیں بھی اس کی طرف جھکنا چاہیئے۔ پھر انشاء اللہ بخشش کے دروازے کھُلے ہی ملیں گے۔ دعا ہے کہ خدا ہم سب کو اپنی رحمت کا مستحق بنائے۔

عام طور پر بچہ روتا ہے تو ماں کے دودھ میں جوش آتا ہے اور وہ بچے کو دُودھ پلاتی ہے لیکن کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ ماں ممتا کی ماری بغیر روئے کے بھی بچّے کو دودھ پلانے دوڑتی ہے یعنی اس کی مامتا جوش مارتی ہے کہ بچّے کی مرضی یا بھوک کے بغیر ہی دودھ ضرور پلائے۔

یہی حال خدا کی رحمت کا ہے اگرچہ اُس کی کسی صفت سے فیض حاصل کرنے کے لئے اُسی صفت سے اُسے پکارا جاتا ہے۔ اور وہ دعا کرنے والے کی دعا سنتے اور قبول فرماتے ہیں لیکن رمضان شریف میں اُس ماں کی طرح وہ رحیم و کریم ذات یکسر مائل بہ کرم ہوتی ہے۔ اُس کی صفتِ رحیمی بغیر مانگے ہی عملی صورت میں رحمت کے دریا بہا دیتی ہے اور اس کی عطا بھی بے پایاں رحمت کی طرح بغیر حساب ہوتی ہے۔

حدیث ہے کہ روزہ میرے ہی لئے ہے۔ اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ جس کی حد مقرر نہیں کی۔ جب حد مقرر نہیں تو گویا یہ جزا بے حساب ہی ہو گی۔ اور یہ سب رمضان شریف کی برکت ہے۔

فافہم ــــ

دستُور

یارب یہ دعا ہے کہ پھر دہر میں چمکے
ہر مردِ مُسلمان کی عظمت کا ستارا
کرنیں مہ و انجم کی ہوں راہوں میں ہماری
اور والئ کونین کا ہو دل میں سہارا
نکلتی ہے یہی قلبِ تبسّم سے دُعا اب
قرآن کا دستور ہو دستور ہمارا

فضل احمد تبسّم، کالاباغ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

ٹیلیفون نمبر ۶۷۵۴۵

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۲۲۱ مورخہ ۳ر مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۷-۲۴۸۱ مورخہ ۷ر ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۲۹/۶۷۸-۲-۹.D.D مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر ۲ G.M/۴۶-۵۳۱۰ مورخہ ۱۳ر مارچ ۱۹۶۷ء

نقشہ اوقاتِ سحری و افطاری

بمطابق سٹینڈرڈ ٹائم مغربی پاکستان

رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ - ۱۹۶۹ء (برائے شہر لاہور و مضافات)

ارشادِ باری تعالیٰ :-
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (پ۲-ع۷)

ترجمہ : اے ایمان والو! تم پر روزے ایسے ہی فرض کئے گئے ہیں۔ جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

رمضان المبارک

یوم	تاریخ عیسوی	تاریخ ہجری	صبح صادق و اختتام سحری: منٹ	صبح صادق و اختتام سحری: گھنٹہ	افطاری: منٹ	افطاری: گھنٹہ
بدھ	۱۲ر نومبر	یکم رمضان	۴	۵	۷	۵
جمعرات	۱۳ "	۲ "	۵	۵	۷	۵
جمعہ	۱۴ "	۳ "	۵	۵	۶	۵
ہفتہ	۱۵ "	۴ "	۶	۵	۵	۵
اتوار	۱۶ "	۵ "	۷	۵	۵	۵
پیر	۱۷ "	۶ "	۸	۵	۴	۵
منگل	۱۸ "	۷ "	۸	۵	۴	۵
بدھ	۱۹ "	۸ "	۹	۵	۴	۵
جمعرات	۲۰ "	۹ "	۱۰	۵	۳	۵
جمعہ	۲۱ "	۱۰ "	۱۱	۵	۳	۵
ہفتہ	۲۲ "	۱۱ "	۱۱	۵	۳	۵
اتوار	۲۳ "	۱۲ "	۱۲	۵	۳	۵
پیر	۲۴ "	۱۳ "	۱۳	۵	۲	۵
منگل	۲۵ "	۱۴ "	۱۴	۵	۲	۵
بدھ	۲۶ "	۱۵ "	۱۵	۵	۱	۵
جمعرات	۲۷ "	۱۶ "	۱۵	۵	۱	۵
جمعہ	۲۸ "	۱۷ "	۱۶	۵	۱	۵
ہفتہ	۲۹ "	۱۸ "	۱۷	۵	۱	۵
اتوار	۳۰ "	۱۹ "	۱۸	۵	۱	۵
پیر	یکم دسمبر	۲۰ "	۱۹	۵	۰	۵
منگل	۲ "	۲۱ "	۱۹	۵	۰	۵
بدھ	۳ "	۲۲ "	۲۰	۵	۱	۵
جمعرات	۴ "	۲۳ "	۲۱	۵	۱	۵
جمعہ	۵ "	۲۴ "	۲۱	۵	۱	۵
ہفتہ	۶ "	۲۵ "	۲۲	۵	۱	۵
اتوار	۷ "	۲۶ "	۲۳	۵	۱	۵
پیر	۸ "	۲۷ "	۲۳	۵	۱	۵
منگل	۹ "	۲۸ "	۲۴	۵	۱	۵
بدھ	۱۰ "	۲۹ "	۲۴	۵	۱	۵
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

شوال کے روزے

یوم	تاریخ عیسوی	تاریخ ہجری	صبح صادق و اختتام سحری: منٹ	صبح صادق و اختتام سحری: گھنٹہ	افطاری: منٹ	افطاری: گھنٹہ
جمعرات	۱۱ر دسمبر	یکم شوال	عید الفطر			
جمعہ	۱۲ "	۲ "	۲۵	۵	۲	۵
ہفتہ	۱۳ "	۳ "	۲۶	۵	۲	۵
اتوار	۱۴ "	۴ "	۲۷	۵	۲	۵
پیر	۱۵ "	۵ "	۲۷	۵	۳	۵
منگل	۱۶ "	۶ "	۲۸	۵	۳	۵
بدھ	۱۷ "	۷ "	۲۹	۵	۳	۵

روزہ رکھنے کی نیّت : وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
ترجمہ : اور میں نے ماہ رمضان کے کل کے روزے کی نیّت کی۔
روزہ کھولنے کی نیّت : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ۝
ترجمہ : اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیرے رزق پر افطار کیا۔

ضروری ہدایات

لاہور کے علاوہ مغربی پاکستان کے دوسرے شہروں کے اوقاتِ سحری و افطاری کے لئے لاہور کے اوقات میں مندرجہ ذیل منٹ جمع اور منفی کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۱۔ جمع سے مراد یہ ہے کہ اس خاص مقام کا وقت لاہور کے وقت میں جمع (+) کر دیا جائے۔

۲۔ منفی سے مراد یہ ہے کہ اس خاص مقام کا وقت لاہور کے وقت سے منفی (-) کر دیا جائے۔

نوٹ : جو حضرات ان خاص شہروں میں نہیں رہتے بلکہ ان کے قریب قریب کہیں اور جگہ رہائش رکھتے ہیں تو وہ اپنے علاقہ کے شہر (ضلع وغیرہ) پر ہی عمل کریں کیونکہ زیادہ سے زیادہ ایک دو منٹ کا ہی فرق واقع ہوگا اور ویسے بھی احتیاطاً اصلی وقت سے دو تین منٹ بعد وقت کو شمار کیا جائے تو کوئی حرج نہیں مگر زیادہ تاخیر بالکل نامناسب ہے —— حق تعالیٰ اس حقیر خدمت کو قبول فرمائیں۔ میرے اور میرے والدین اور اہل و عیال کے لئے صدقہ جاریہ اور گناہوں کا کفارہ بنائیں آمین ثم آمین۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔ (اظہر)

مغربی پاکستان کے شہروں کے اوقات کا فرق

نام شہر	فرق از لاہور
ایبٹ آباد	+۴ منٹ
بنوں	+۱۶ "
بہاولپور - درگئی	+۱۴ "
پشاور - کوہاٹ	+۱۳ "
جہلم	+۲ "
جمرود - منظفر نگر	+۱۲ "
جموں	+۲ "
جھنگ صدر، خوشاب	+۸ "
جیکب آباد - لاڑکانہ	+۲۴ "
حیدر آباد سندھ	+۲۳ "
ڈیرہ اسمٰعیل خاں	+۱۵ "
ڈیرہ غازی خاں	+۱۴ "
راولپنڈی، سرگودھا، ساہیوال	+۱۵ "
سکھر	-۱۸ "
سیالکوٹ	-۲ "
شیخوپورہ	+۱ "
کراچی، کوئٹہ، بلوچستان	+۲۹ "
کوہ مری - گوجرانوالہ	+۴ "
کیمبل پور	+۹ "
لائل پور	+۹ "
لورالائی	+۲۳ "
مظفر گڑھ	+۱۲ "
ملتان	+۱۰ "
میانوالی - چترال	+۱۱ "
پنڈ دادنخاں	+۳ "
پارا چنار	+۱۸ "
ہری پور	+۷ "
شکار پور	+۱۷ "
گلگت	+۳ "
لداخ	-۱۶ "
میراں شاہ	+۱۷ "
گجرات	+۲ "
لیہ	+۱۳ "

مؤلفہ: احقر الانام غلام قادر اظہر ریٹائرڈ ہیڈ ڈرافٹسمین خالد منزل ایف ۲۷۵۶ لائن سبحان خاں شیرانوالہ دروازہ لاہور ۸

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پرنٹر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا